ضیاء القراءۃ

مع

سراج القراءۃ و تحفۃ المبتدی

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

Marfat.com

چند مفید کتابیں

فارسی پر اردو کا اثر (از جناب ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں عہدِ غزنویہ سے عہدِ مغلیہ تک کی فارسی میں پاکستان و ہندوستان کی زبان و ادب کے اثرات بڑی تحقیق و کاوش سے بیان کیے گئے ہیں جس ایم اے کے نصاب میں داخل ہے۔ دوسرا ایڈیشن مزید اضافوں کے ساتھ قیمت مجلد عہ

تحریر و تقریر (از جناب ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) اس پیش کش میں بعض پیش لفظ بھی ہیں اور بعض محض اشارات ہیں۔ تبصرے عموماً ریڈیو سے متعلق میں جہاں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کہا جانا متوقع ہوتا ہے لیکن کیف وکم سے قطع نظر اس مجموعے میں بہت سی کام کی باتیں آگئی ہیں ضخامت ۲۲۴ صفحات قیمت عگ

حالی کا ذہنی ارتقاء (از جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) یہ کتاب فاضل مصنف کے ان تحقیقی اور علمی مقالوں کا مجموعہ ہے جس میں مولانا حالی کی ان تمام کیفیات و حالات کا جائزہ لیا گیا ہے جو حالی کی مختلف تصانیف پر وقتاً فوقتاً اثرانداز ہوئے ہیں۔ اس میں چار مضامین ہیں حالی کا ذہنی ارتقاء، حالی کی اردو غزل، سرسید اور مقدمہ شعر و شاعری، اور حالی کی فارسی شاعری۔ اس کے جملہ مضامین مصنف کی محنت، تلاش و جستجو اور دقت نظر کے شاہد ہیں۔ غرض حالی پر ایسی جامع اور تحقیقی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن بہت اضافوں کے ساتھ۔ قیمت غیر مجلد پانچ روپے

تلمیحات (از جناب مولانا محمد احمد صاحب ایم اے) عربی فارسی اور اردو میں جو تلمیحات مروج ہیں ان کی وضاحت بہت سلامت کے ساتھ کی گئی ہے بڑی مفید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ

Marfat.com

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

الحمد للہ والمنۃ کہ ہر سہ رسائل جامع قواعد تجوید در قرآن مجید مسمیان

ضِیَاءُ الْقِرَاءَتْ

از حضرت استاذ الہند مولانا مولوی حافظ قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادی علیہ الرحمۃ

مع

سِرَاجُ الْقِرَاءَتْ

از حضرت مولانا قاری عبداللہ تھانوی علیہ الرحمۃ

و

تحفۃ المبتدی

از فخر القراء حضرت مولانا مولوی حافظ قاری محب الدین احمد صاحب الہ آبادی مدظلہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبہ اردو۔ سندھ یونیورسٹی۔ حیدرآباد

Marfat.com

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے احقر ضیاء الدین احمد کان اللہ لہ ولوالدیہ ساکن احمد آباد عرف نارا ضلع الہ آباد کہتا ہے کہ مجھ سے اکثر احباب اور بزرگوں نے قواعد ضروریہ تجوید اردو زبان میں لکھنے کو فرمایا بالآخر اراکین مدرسہ "تجوید القرآن" سہارنپور کے فرمانے سے مختصر رسالہ لکھا مگر وہ ناتمام چھپا اور اصل نسخہ بھی گم ہوگیا پھر اُس کے پورا کرنے کو اکثر قدردانوں نے بالخصوص محبی مولوی حافظ وصی الرحمٰن صاحب سلمہ ربہ نے فرمایا۔ اُن کے فرمانے کے موافق اس کی تصحیح کرکے پورا کرتا ہوں اور اس کا نام ضیاء القراءت رکھتا ہوں۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور شائقینِ صحت کلام پاک کو اس سے نفع پہنچائے آمین ثم آمین۔

آیہ شریفہ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ[1] کے موافق جب قرآن شریف پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو پہلے پناہ مانگنی شیطان رجیم سے ضروری ہے۔ پناہ کے پسندیدہ الفاظ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہیں۔ اس میں زیادتی مثل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور کمی مثل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اور دوسرے لفظوں سے بھی جائز ہے چاہے وہ الفاظ مرویہ یعنی حدیث کے الفاظ ہوں جیسے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ یا غیر مرویہ جیسے اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ لیکن مرویہ اولیٰ ہے اور سوائے سورۃ توبہ کے ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ لکھی ہے اس وجہ سے سوائے سورۃ توبہ کے ہر سورۃ

[1] یعنی جب پڑھو کلام اللہ کو تو پناہ مانگو ساتھ اللہ پاک کے شیطان رانذہ درگاہ سے ۱۲ وصی الرحمٰن

Marfat.com

کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھنا چاہیے اور درمیان سورۃ کے شروع قراۃ میں بسم اللہ پڑھنا برکت کے واسطے اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ شروع اور وسط قرارت کے لحاظ سے شروع اور وسط سورت کی تین صورتیں[ك] ہیں اور ہر ایک کا حکم جداگانہ ہے[له] پہلی صورت شروع قرارت شروع سورت سے، دوسری صورت شروع سورۃ درمیان قرارت سے، تیسری شروع قرارت درمیان سورۃ سے۔ پس پہلی صورت میں یعنی جب شروع قرایت شروع سورت سے ہو تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھنا چاہیے اور پڑھنے میں وصل یعنی ملاکر پڑھنا اور فصل یعنی وقف اور رہا کرکے پڑھنا دونوں جائز ہیں تو اس صورت میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے وصل اور فصل کے لحاظ سے چار صورتیں جائز ہیں (۱) وصل اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورہ کا اس کا نام وصلِ کل ہے اور اس کو "وصل وصل" بھی کہتے ہیں (۲) فصل ہر ایک کا یعنی اعوذ اور بسم اللہ اور سورہ کا اس کا نام فصلِ کل ہے اور اس کو "وقف وقف" بھی کہتے ہیں (۳) فصلِ اعوذ وصلِ بسم اللہ اس کا نام فصلِ اول وصل ثانی ہے اس کو "وقف وصل" بھی کہتے ہیں۔ (۴) وصل اعوذ فصل بسم اللہ اس کا نام وصل اول

فصل ثانی ہے اس کو "وصل وقف" بھی کہتے ہیں

اور دوسری صورت یعنی جب شروع سورت درمیان قرأت سے ہو پس کسی سورت کو ختم کرکے دوسری سورت یا وہی سورت شروع کی جائے تو اس صورت میں بروایتِ حفص جن کی روایت ہندوستان میں مروج ہے بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے چاہے دونوں سورتوں کے درمیان فصل کیا جائے یا وصل۔ اور بسم اللہ پڑھنے کی صرف تین صورتیں ہیں، وصلِ کل، فصلِ کل اور فصلِ اول وصلِ ثانی۔ چوتھی صورت وصل اول فصل ثانی اس میں جائز نہیں کیونکہ بسم اللہ کو شروع سورت سے تعلق ہے اور اس صورت میں بسم اللہ کو جس سے ملاکر پڑھا جائیگا اس سے بسم اللہ کا تعلق معلوم ہوگا اور جب کسی سورت کو ختم کرکے سورۂ توبہ شروع کی جائے تو وصل، وقف، سکتہ، تینوں وجہ جائز ہیں۔

له چوتھی صورت یعنی وسطِ قرارت وسطِ سورۃ میں استعاذہ اور بسم اللہ دونوں کا نہ ہونا ظاہر ہے اس وجہ سے

ك اس کو کتاب میں نہیں ذکر کیا گیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

تیسری صورت یعنی جب شروع قرارت درمیان سورۃ سے ہو تو اعوذ باللہ ضرور پڑھنا چاہیئے چاہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے، پس اگر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو صرف دو وجہ جائز ہیں فصل کل اور وصل اول فصل ثانی۔ اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اعوذ باللہ کو شروعِ قرارت سے فصل کرکے پڑھنا چاہیئے اس میں وصل بھی جائز ہے بشرطیکہ شروع میں اللہ پاک کا کوئی نام نہ ہو۔ اعوذ باللہ اور بسم اللہ ہر ایک آہستہ اور بلند آواز سے پڑھے جانے میں تابع قرارت کے ہے۔

بموجب آیۂ شریفہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا جب کلام اللہ پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو ترتیل کے ساتھ کلام اللہ پڑھنا واجب اور موجب ثواب ہے اور ترتیل کے خلاف پڑھنے میں عذاب اور نماز نہ ہونے کا خوف، پھر اللہ پاک نے جب ترتیل کا حکم ظاہر فرما دیا اور علماء و قراء ترتیل کا حکم بتلانے والے اور ترتیل کے ساتھ کلام اللہ پڑھانے والے ہر زمانہ میں موجود ہیں تو نہ تو دنیا میں یہ عذر ہو سکتا ہے کہ ہم کو ترتیل کا ضروری ہونا معلوم نہیں اور معلوم بھی ہو تو کوئی سکھانے والا نہیں اور نہ قیامت میں اللہ پاک کے سامنے کوئی عذر چلے گا جیسا کہ دنیا میں کوئی شخص تعزیراتِ ہند کے خلاف کرکے اپنے حاکم کے سامنے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ تعزیرات ہند کے خلاف کرنے میں کوئی جرم اور سزا ہے اور اگر کوئی یہ عذر کرے تو قبول نہیں بلکہ بیوقوف بن کر سزا ضرور پائے۔

پس چونکہ کم سے کم نماز میں کلام اللہ پڑھنا ضروری اور کلام اللہ ترتیل کے ساتھ پڑھنا ضروری، اور ترتیل بلا سیکھے دشوار، کیونکہ کلام اللہ زبان عربی فصیح میں ہے اور ترتیل کا سیکھنا آسان جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی معلوم ہو جائے گا لہذا ترتیل کا سیکھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے اور سیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب استاد کامل پڑھ کر سنائے تو غور سے سنے پھر خود استاد کو سنائے تو اس کی کوشش کرے کہ جس طرح سُنا ہے اسی طرح پڑھے اور

لہ یعنی صفات میں سے کوئی نہ ہو جیسے الرحمٰن وغیرہ لفظ اللہ اگر ہو تو اس کے کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ تھانوی۔

لہ اور ضرور ترتیل کے ساتھ پڑھو کلام اللہ کو ۱۲ فتح الرحمٰن اسلام آبادی عفی عنہ

Marfat.com

حرفوں کو ادا کرے اور جو جو غلطیاں استاد بتائے انہی کے صحیح کرنے کی زیادہ کوشش کرکے مشق کرے تاکہ پھر کبھی غلطی نہ ہو، اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ترتیل آجائے گی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیل کے یہ معنی بتائے ہیں کہ حرفوں کو تجوید یعنی صحیح مخرج اور صفت سے ادا کرنا اور معرفت وقوف یعنی جگہ اور قاعدے رہاؤ کے پہچاننا تاکہ جب وقف کی ضرورت ہو تو وقف بے موقع اور بے قاعدہ خلاف طریقہ عربی نہ ہو جائے اور اکثر آدمی اکثر حرفوں کو صحیح ادا کرتے ہیں صرف بعض بعض حرف میں غلطی ہوتی ہے اور کل حروف کلام اللہ کے انتیس[۲۹] ہیں جیسا کہ مخرج کے بیان میں معلوم ہوگا تو اگر چار پانچ یا دس گیارہ حرف کی غلطی ہے تو تھوڑی دیر میں اس کو کسی استاد کامل سے صحیح کرکے دو چار روز مشق کرکے پختہ کرلینا تاکہ پھر غلطی نہ ہو کیا مشکل ہے۔ اگر بالفرض کسی سے سب حرف انتیسوں صحیح نہ ادا ہوتے ہوں تب بھی دو دو چار چار حرف روزانہ صحیح کرکے ہفتہ دو ہفتہ میں کل حرف صحیح کرکے چند روز مشق کرلینا اور پورا کلام اللہ صحیح کرلینا کچھ مشکل نہیں کیونکہ تمام کلام اللہ میں یہی انتیس حروف ہیں کہیں کہیں ایک حرف دوسرے حرف سے مل کر بھی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جو جو حرف غلط ہوں جب صحیح ہو جائیں تو ایک دفعہ پورا کلام اللہ سنا دیا جائے۔

بس رہا لہجہ عربی سو یہ تجوید و قراءت میں داخل نہیں البتہ عربی لہجہ سے کلام اللہ پڑھنا مستحسن اور بہت اچھا ہے اگر نہ ہو سکے تو یہ اس قدر ضروری بھی نہیں اگرچہ بلا استاد کامل محض کتاب سے ترتیل حاصل نہیں ہو سکتی مگر کتاب سے مدد ضرور ملتی ہے اس وجہ سے ترتیل کے ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

جب وقف کی ضرورت ہو تو حتی الامکان آیات اور علامات وقف کی رعایت کرنا بہت اچھا ہے یعنی آیات پر وقف احب ہے اس کے بعد میم[۱] پر، پھر طا پر، پھر جیم پر،

[۱] یہ جو مشہور ہے کہ میم پر وقف نہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے یہ غلط ہے بلا انکار نص صریح کے کافر نہیں ہوتا ۱۲ عبداللہ

Marfat.com

پھر زا پر پھر صاد پر وقفِ اولیٰ کو بلا ضرورت چھوڑ کر غیر اولیٰ پر ٹھہرنا مناسب نہیں مثلاً آیت کو چھوڑ کر غیر آیت پر وقف کرنا بہتر نہیں۔ ہاں اگر آیت دور ہو تو پھر جو وقف اولیٰ ہو اس پر رہاؤ کرے آیت اور علامتِ وقف پر وقف کرنے سے اعادہ یعنی ماقبل سے دو ایک کلمہ لوٹانا نہیں چاہیے اگرچہ آیت لا یا وقف ضعیف ہو البتہ اگر سانس پوری ہو جانے کی وجہ سے درمیان رہاؤ یا علامتِ وصل وغیرہ پر وقف کر لیا جائے تو اعادہ ضروری ہے اور **وقف کا قاعدہ** یہ ہے کہ آخر کلمہ میں حرف متحرک کو ساکن کیا جائے[1] اور جو تا، ۃ کی صورت میں ہو اس کو ہا سے بدلا جائے[2] اور اگر آخر میں دو زبر ہوں تو الف سے بدلا جائے اور سانس کو توڑ دیا جائے۔

پس اگر وقف میں ان میں سے کسی بات کے خلاف ہو گا تو وقف خلافِ قاعدہ ہو گا جیسا کہ اکثر باتوں کا لحاظ نہیں کرتے اسی طرح وصل یعنی جب کسی لفظ کو دوسرے لفظ سے ملا کر پڑھا جائے یا کسی لفظ سے شروع کیا جائے تو اس کا قاعدہ استاد سے سیکھ لیا جائے تاکہ لفظ غلط نہ ہو جائے جیسے سورۂ یوسف میں مُّبِينٌ ۨ اقْتُلُوا اگر مُبِينٌ کو اقْتُلُوا سے ملا کر پڑھا جائے تو نون کے دوسرے زیر کو نون مکسور پڑھنا چاہیے اور اقْتُلُوا کے ہمزہ کو نہ پڑھنا چاہیے بلکہ نون مکسور کو قاف سے ملا کر پڑھنا چاہیے اور اگر مُبِينٌ پر رہاؤ کیا جائے اور اُقْتُلُوا سے شروع کیا جائے تو اُقْتُلُوا کے ہمزہ کو پیش دیکر پڑھنا چاہیے اگرچہ ہمزہ پر پیش لکھا ہوا نہیں ہے۔ **حالتِ وصل** میں چار جگہ حفص کی روایت میں سکتہ واجب[3] ہے سورۂ کہف میں لفظ عِوَجًا پر، سورۂ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا پر۔

---

[1] اس کو وقف مع الاسکان کہتے ہیں اور اگر آخر حرف موقوف مضموم یا مکسور ہو تو وقف بلا روم یعنی رہاؤ میں کچھ پیش یا زیر ادا کرنا بھی جائز ہے اور اگر آخر موقوف مضموم ہو تو وقف بالاشمام یعنی آخر کلمہ ساکن کر کے ہونٹھوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا بھی جائز ہے۔ [2] سوائے تائے مدوّرہ کے جیسے نعمۃٌ وغیرہ۔ [3] بطریق شاطبی او طیبہ کے طریق سے یہ سکتے جائز ہیں رسم قرآنی کے لحاظ سے جن امور کے بیان کی حاجت ہے اس کتاب میں صرف وہی امور بطریق شاطبی مذکور ہیں ۱۲۔ حسنہ

Marfat.com

سورۂ قیامہ میں قِیْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ پر۔ سورۂ مطففین میں کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ پر۔ اور چار جگہ سکتہ[1] جائز ہے۔ اعراف میں دو جگہ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ پر۔ دوسرے اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا سکتہ پر۔ یوسف میں اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا سکتہ پر۔ قصص میں یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ پر۔ ان کے سوا سورۂ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ نہیں۔ سکتہ[2] کے معنی بلا سانس کے توڑے ہوئے آواز بند کرکے تھوڑا ٹھہر جانا۔

حرف کے ادا کرنے میں جس جگہ آواز ٹھہرتی ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔ موافق کتبِ تجوید جس حرف کا جو مخرج لکھا جاتا ہے اگر وہ وہیں سے ادا ہو تو حرف صحیح ہوگا ورنہ غلط۔ صرف اسی غلط حرف کو صحیح اور مخرج اصلی سے ادا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے اور مخرج کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا مقصود ہو، اس کو ساکن کرکے اس کے پہلے ہمزۂ مفتوحہ ملا کر ادا کیا جائے جیسے اَبْ کی با۔ پس جس جگہ آواز ٹھہر جائے وہی اس کا مخرج ہوگا۔

کل حروف انتیس[29] اور مخرج سترہ ہیں کیونکہ بعض بعض مخرج سے کئی کئی حرف ادا ہوتے ہیں۔ حلق میں تین مخرج ہیں (۱) شروع حلق سینہ کی طرف مخرج ہمزہ اور ہا کا (۲) بیچ حلق مخرج عین اور حاء مہملہ کا۔ (۳) آخر حلق مخرج غین اور خاء کا۔

حلق کے چھ حرف ہیں ایہ مہ لقا ہمزہ[1] ہا[2] و عین[3] و حا[4] و غین[5] و خا[6]

منہ میں دس مخرج ہیں (۱) جڑ زبان حلق کی طرف مع اوپر کے تالو کے مخرج قاف کا۔ (۲) مخرج قاف سے ذرا ورے[3] مخرج کاف کا۔ (۳) بیچ زبان مع اوپر کے تالو کے

[1] یہ سکتے مروی نہیں بلکہ مثل وقوف کے ہیں ۱۲ عبد اللہ تھانوی۔ [2] سکتہ کا حکم یہ ہے کہ متحرک کو ساکن کیا جائے اور دو زبر کو الف سے بدل کر پڑھا جائے ۱۲ احقر ابن ضیا عفی عنہ ناروی۔ [3] یعنی ثابت اور قرآن شریف میں سکتہ لکھا ہوا ہے اور سجاوندی وغیرہ میں مروی ہے لیکن شاطبیہ و طیبہ وغیرہ کے طریق سے یہ سکتے ثابت نہیں پس کسی روایت کے پابند کو کسی طریق کی پابندی ضروری ہے ورنہ کذب فی الروایۃ لازم آئے گا۔ اس کتاب میں یہ سکتے صرف اس وجہ سے لکھے گئے ہیں کہ قرآن شریف میں لکھے ہیں ۱۲ عبد اللہ تھانوی۔ [4] یعنی ذرا منہ کی طرف کچھ ہٹ کر ۱۲

احقر ابن ضیا عفی عنہ

Marfat.com

مخرج جیم شین معجمہ یا غیر مدہ کا۔ (۴) کنارہ زبان مع ڈاڑھ کے مخرج ضاد معجمہ کا دونوں جانب سے بہت مشکل ہے۔ اُس سے کم داہنی جانب سے اُس سے کم بائیں طرف سے (۵) کنارۂ زبان اور ضاحک ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے مخرج لام کا ہے اکثر داہنی جانب سے ادا ہوتا ہے۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس کہ کہتے ہیں فرار اضراس سب کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ نواجذ بھی ہیں اُن کے بازو میں دو دو

(۶) سرا زبان مع اوپر کے تالو کے مخرج نون کا (۷) نون کے مخرج سے ذرا اندر مخرج لام کا۔ (۸) سرا زبان مع جڑ ثنایا علیا مخرج تا، دال طا کا۔ (۹) سرا زبان مع سرا ثنایا علیا مخرج ثا، ذال ظا کا (۱۰) نوک زبان مع درمیان سرا ثنایا سفلی و علیا مخرج زا، سین صاد کا ہونٹھ میں دو مخرج ہیں (۱) نیچے کے ہونٹھ کی تری مع سرا ثنایا علیا مخرج فا کا۔ (۲) دونوں لبوں کی تری مل کر مخرج با کا اور دونوں کی خشکی مل کر مخرج میم کا اور دونوں کے دونوں کنارے مل کر اور بیچ کھلا رہ کر مخرج واو غیر مدہ کا۔ جوف یعنی حلق اور منھ اور ہونٹھ کے درمیان کی خالی جگہ مخرج حروف مدہ کا ہے۔ حروف مدہ تین ہیں: الف اور جب واو ساکن سے پہلے پیش اور جب یا ساکن سے پہلے زیر ہو الف ہمیشہ بلا ضغطہ ساکن ہوتا ہے اور اس کے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے بخلاف ہمزہ کے کیونکہ ہمزہ کبھی متحرک ہوتا ہے کبھی ساکن اور جب ساکن ہوتا ہے تو ضغطہ یعنی جھٹکے سے ادا ہوتا ہے جیسے شأن اور مأکول اور یا اور واو ساکن سے پہلے اگر زبر ہو تو ان دونوں حرفوں کو حرف لین کہتے ہیں۔ مخرج سترھواں خیشوم یعنی بانسہ ہے یہ مخرج غنہ کا ہے چاہے غنہ صفت نون اور میم کی ہو یا حرف فرعی ہو یعنی وہ نون اور میم جن میں اخفا یا ادغام ناقص کیا جائے حرف غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور صفت غنہ نون اور میم کے ساتھ ہی ادا

Marfat.com

ہوتی ہے۔ ان دونوں کے سوا کسی حرف میں غنہ نہ کرنا چاہئے۔

صفت حرف کی وہ حالت ہے جس سے مخرج کے کئی حروف آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا معلوم ہوتے ہیں اور جس سے حرف صحیح سختی نرمی وغیرہ میں مثل انداز ادائے اہل عرب ہو جاتا ہے۔ صفات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لازمہ جو حرف سے کبھی نہیں جدا ہوتی۔

(۲) عارضہ جو کسی صفت لازمہ کی وجہ سے یا کسی دوسرے حرف کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ صفات لازمہ مشہورہ بھی "مثل مخارج کے" سترہ ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں ایک متضادہ جس کی ضد کوئی دوسری صفت ہو۔ دوسری غیر متضادہ جس کی کوئی صفت ضد نہ ہو۔ صفات متضادہ دس ہیں جن میں سے پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں۔

۱۔ ہمس۔ جس حرف کی یہ صفت ہو اس کو مہموسہ کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ دس ہیں جو فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ میں مرکب ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرنا چاہئے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز پست ہو جیسے یَلْھَثُ کی ثاء۔

۲۔ جہر۔ یہ ضد ہمس کی ہے اس کے حروف کو مجہورہ کہتے ہیں۔ مہموسہ کے سوا سب حروف مجہورہ ہیں۔ اُن کے ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں آواز ایسی قوت سے ٹھہرنا چاہئے کہ سانس کا جاری ہونا موقوف ہو جائے اور آواز بلند ہو جیسے ءَاُوْلِیْ کا ہمزہ

۳۔ شدّت۔ اس کے حروف کو شدیدہ کہتے ہیں۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں جو اَجِدُ قَطٍّ بَکَتْ میں مرکب ہیں اُن کے ادا میں آواز ان کے مخرج میں اتنی قوت سے ٹکنی چاہئے کہ فوراً بند ہو جائے اور سخت ہو جیسے اَحَدْ کی دال۔ حروف لِنْ عُمَرُ کے ادا میں بھی آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے مگر چونکہ فوراً بند ہو کر کچھ جاری بھی ہو سکتی ہے جیسے قُلْ کا لام اور اُن کی قوت میں کچھ کمی ہے اس وجہ سے ان کو متوسطہ کہتے ہیں اور

Marfat.com

کاف تا میں اگرچہ آواز فوراً بند ہو جاتی ہے بوجہ قوتِ شدت کے مگر کچھ سانس بھی جاری رہ سکتی ہے بوجہ ضعف ہمس کے اس وجہ سے یہ دونوں حرف مہموسہ شدیدہ ہیں حروفِ شدیدہ جب متحرک ہوتے ہیں تو جس قدر آواز جاری ہوتی ہے وہ حرکت کی آواز ہوتی ہے۔

۴۔ رخوہ۔ یہ ضد شدت کی ہے اس کے حروف کو رخوہ کہتے ہیں حروف شدیدہ اور متوسطہ کے سوا سب رخوہ ہیں ان کے ادا میں آواز ان کے مخرج میں اتنے ضعف سے نکلنی چاہیئے کہ آواز جاری رہ سکے اور نرم ہو جیسے مَعَایِشَ کی شین۔

۵۔ استعلاء: اس کے حروف کو مستعلیہ کہتے ہیں جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں مرکب ہیں ان کے ادا میں ہمیشہ جڑ زبان اوپر اُٹھ جانا چاہیئے جس کی وجہ سے یہ حروف پُر ہو جائیں جیسے خَبِیْرٌ کی خاء۔

۶۔ استفال۔ یہ ضد استعلاء کی ہے اس کے حرفوں کو مستفلہ کہتے ہیں ان کے ادا میں جڑ زبان اوپر نہ چڑھنا چاہیئے جس کی وجہ سے یہ حروف باریک رہیں جیسے ذٰلِكَ کی ذال۔

۷۔ اطباق۔ اس کے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں جو ص ض ط ظ ہیں ان کے ادا میں بیچ زبان کو تالو سے ڈھانک لینا چاہیئے جیسے مَطْلَعِ کی طاء۔

۸۔ انفتاح: یہ ضد اطباق کی ہے اس کے حروف کو منفتحہ کہتے ہیں حروف مطبقہ کے سوا سب منفتحہ ہیں ان کے ادا میں بیچ زبان کو تالو سے جدا رہنا چاہیئے جیسے کُمْ کا کاف۔

۹۔ اذلاق اس کے حروف کو مذلقہ کہتے ہیں جو فَرَّ، مِنْ، لُبّ میں مرکب ہیں یہ حروف ہونٹھ یا زبان کے کنارے سے اس طرح ادا کیے جائیں کہ بہت سہولت سے ادا ہوں جیسے پھسلتی جگہ سے کوئی چیز بآسانی پھسل جاتی ہے جیسے مَالِكِ کی میم۔

۱۰۔ اصمات: یہ ضد اذلاق کی ہے اس کے حروف کو مصمتہ کہتے ہیں جو ماسوائے

Marfat.com

فرق ہو جائیں گے ہیں ان حروف کو ان کے مخرج سے مضبوط اور جماؤ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے ورنہ صاف ادا نہ ہوں گے۔ صفاتِ غیر متضادہ سات ہیں:۔

(۱) صفیر۔ اس کے حروف کو صفیریہ کہتے ہیں جو ص ز س ہیں ان کے ادا میں ایک آواز تیز مثل سیٹی کے ہونا چاہیے جیسے مَسّ کی سین۔

(۲) قلقلہ: اس کے حروف قُطْبُ جَدٍّ ہیں ان کے ادا میں خاص کر جب یہ حروف ساکن ہوں تو ایک آواز لوٹتی ہوئی نکلنی چاہیے نہ وہ مثل تشدید کے ہو نہ کوئی حرکت مثل قاف فَلَقْ کے۔

(۳) لین: اس کے دونوں حرف کو ان کے مخرج سے بلا تکلف نرم ادا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ ان میں اگر مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے مثل یار ضَیْفِ اور واو خَوْفٍ کے۔

(۴) انحراف: اس کے حرف کو منحرفہ کہتے ہیں جو لام اور راء ہیں لام کے ادا میں آواز سرے زبان کی طرف اور راء کے ادا میں آواز بیٹھ زبان کی طرف پھرے لیکن اس طرح کہ بجائے لام کے راء اور بجائے راء کے لام نہ ہونے پائے جیسا کہ بعض بچوں سے ہو جاتا ہے۔

(۵) تفشی: یہ صفت شین معجمہ کی ہے اس کے ادا میں آواز پھیلی ہوئی ہونا چاہیے لیکن آواز اوپر نہ چڑھنے پاوے ورنہ شین بُرا ہو جائے گی جیسے شیءٍ کی شین۔

(۶) استطالت: یہ صفت ضاد معجمہ کی ہے اس کے ادا میں شروع مخرج سے آخر مخرج تک بتدریج آواز نکلنی چاہیے یعنی آواز یکایک فوراً ایک دفعہ نہ نکلے تاکہ کیفیت درازی مد کی سی ظاہر ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کا ضاد، اس میں دیر تک قصداً آواز کو چکر دینا یا اس کو دال پُر یا ظاء پڑھنا ٹھیک نہیں بلکہ اس کو اس کے مخرج اصلی سے مع رعایت صفات ادا کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ ضاد صحیح خود ادا ہو جائے گا لیکن اس کی صحت کسی قاری ماہر سے ضرور کرانی چاہیے کیونکہ یہ حرف عرب کے سوا دوسری زبان میں نہیں اور قراءت نقلی چیز ہے جو چیز نقلی ہو وہ محض عقل سے نہیں حاصل ہو سکتی۔

Marfat.com

(۷) تکریر: یہ صفت راء کی ہے اس کے ادا کرنے کے وقت اس کے مخرج میں زبان کو پورے طور پر قرار اور جماؤ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالکل ہی جماؤ سے نہ ادا کی جائے تو بجائے ایک راء کے کئی راء ہو جائیں اسی وجہ سے راء میں ایک قسم کی قوت ہوتی ہے جیسے رَبِّ کی راء، اگر یہ صفت راء کی نہ ادا کی جائے تو راء مثل واو ہو جائیگی لیکن تکریر حد سے زیادہ نہ کرنا چاہئے کہ بجائے ایک راء کے کئی راء ادا ہو جائیں۔

صفات عارضہ کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ (۱) وہ کہ کسی صفت لازمہ کی وجہ سے پیدا ہو جیسے باریک ہونا حرف کا بوجہ استفال اور پُر ہونا بوجہ استعلاء کے ہوتا ہے۔

(۲) وہ کہ کسی دوسرے حرف کے ملنے سے پیدا ہو[1] کل حروف باریک ہیں سوائے مستعلیہ اور ان حرفوں کے جن میں کبھی کسی وجہ سے صفت استعلاء ہو جائے اس قسم کے حروف لام اور راء اور الف اور واو ہیں حروف مستعلیہ ہمیشہ پُر ہوتے ہیں اور لام ہمیشہ باریک ہوتا ہے مگر جب لفظ اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے دونوں لام پُر ہوں گے جیسے اَرَادَ اللّٰهُ قَالُوا اللّٰهُمَّ اور سَيَقُوْلُ السُّفَهَاۗءُ مِنَ النَّاسِ عَادَ لَهُمْ کا لام باریک ہوگا کیونکہ یہ لام لفظ اللہ کا نہیں اور اگر لفظ اللہ سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوگا جیسے لِلّٰهِ کا لام۔ راء کے پُر اور باریک پڑھنے کے دس قاعدے ہیں:۔

(۱) راء پر زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے رَبِّ رُحَمَا اور زیر ہو تو باریک جیسے رِجَالٌ

(۲) راء ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے فَرْدًا قُرْاٰن اور زیر اصلی ایک کلمہ

---

[1] ایک حرف کو دوسرے سے مل کر جو صفات پیدا ہوں ان کی ۲ دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ جیسے ءَاَعْجَمِیٌّ میں تسہیل اور مثل ءٰٓالذَّكَرَيْنِ میں تسہیل و ابدال ہوتا ہے اور ساکن حرف کے بعد ہمزہ وصلی آنے سے صورت نقل پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کلمہ کو بنانا چاہیں تو چند حروف جمع کر کے کسی کو ساکن کریں اور کسی کو متحرک پس ایک کو دوسرے سے مل کر سکون اور حرکت جو کہ صفاتِ عارضہ میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً زید بنایا تو زاء کو متحرک اور یاء کو ساکن پھر اگر حرکۃ ناقص ادا کی جائے تو روم یا اختلاس ہوگا اور سکون میں اشارہ حرکت کی طرف ہوگا تو اشمام ہو جائے گا جیسا کہ لَا تَاْمَنَّا میں ۱۲ عبداللہ تھانوی۔

Marfat.com

میں ہو اور اس راء ساکن کے بعد کوئی حرف مستعلیہ ایک کلمہ میں نہ ہو تو باریک جیسے فِرْعَوْن
جو زیر کسی وجہ سے ہو اس کو زیر عارضی کہتے ہیں اور جو زیر اصل لفظ کا ہو اس کو زیر اصلی کہتے ہیں۔
(۳) رائے ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو تو پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا اور اَمِ ارْتَابُوا۔
(۴) راء ساکن سے پہلے زیر ایک کلمہ میں نہ ہو تو پُر ہوگی جیسے رب ارجعون۔
(۵) راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس راء کے بعد حرف مستعلیہ ایک کلمہ میں ہو تو پُر ہوگی
جیسے لَبِالْمِرْصَاد مگر لفظ فِرْقٍ میں پُر و باریک دونوں جائز ہیں۔
(۶) راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس راء کے بعد حرف مستعلیہ دوسرے کلمہ میں ہو تو
باریک ہوگی جیسے وَاصْبِرْ صَبْرًا۔
(۷) راء ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو تو باریک ہوگی جیسے خَیْرٌ خَبِیْرٌ۔
(۸) راء ساکن سے پہلے یاء ساکن غیر یاء ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی
جیسے نَارًا نُوْرًا اور زیر ہو تو باریک جیسے اَلسِّحْرَ قٌ۔
(۹) راء مشدد پر زبر یا پیش ہو تو دونوں راء پُر ہوں گی جیسے لَیْسَ الْبِرَّ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ
اور زیر ہو تو دونوں باریک جیسے بِالْبِرِّ۔
(۱۰) راء کا زبر بوجہ امالہ کے زیر کی طرف مائل ہو جائے تو راء باریک ہوگی جیسے بِسْمِ
اللّٰہِ مَجْرٖیھَا۔ امالہ کی وجہ سے جب زبر زیر کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کا
الف بھی یاء کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ بروایتِ حفصؒ صرف اسی لفظ میں امالہ ہے
اور الف اور واو مدہ سے پہلے اگر حرف پُر ہو تو یہ دونوں بھی پُر ہوں گے ورنہ باریک۔

جو صفات عارضہ کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں چند قسم پر ہیں:۔

(۱) مد یعنی حرف کو دوگونہ سہ گونہ وغیرہ موافق ضرورت کے بڑھانا، مد صرف حرفِ
مد اور لین میں ہوتا ہے جبکہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون اور حرفِ لین کے بعد سکون
آئے سکون اگر اصل لفظ کا ہو تو سکون لازمی اور اصلی کہتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے آیا ہو

Marfat.com

توسکونِ عارضی کہتے ہیں حرفِ مد کے بعد اگر ہمزہ ہو تو مد کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) **مد متصل**: اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہو جیسے جَآءَ جِیْٓءَ سُوْٓءَ۔

(۲) **مد منفصل**: اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَآ اَنْزَلْنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ۔ مد متصل اور منفصل دونوں کی مقدار بروایتِ حفصؒ دو یا ڈھائی یا چار الف ہے لیکن جب پڑھنا شروع کیا جائے تو جس مد کی جو مقدار پہلے مد میں اختیار کی جائے وہی آخر تک رہے کہیں دو کہیں ڈھائی کہیں چار الف بڑھایا یا منفصل کی مقدار مد متصل سے زیادہ کرنا درست نہیں بلکہ دونوں کی مقدار برابر یا منفصل کی کم ہونا چاہئے۔ ایک الف کی مقدار ایک زبر کی مقدار کی دونی ہے۔ حرفِ مد کے بعد اگر سکون لازمی ہو تو اس مد کو لازم کہتے ہیں۔ مد لازم کی مقدار تین یا پانچ الف ہے اس میں بھی ہر مرتبہ ایک ہی مقدار اختیار کرنا چاہئے۔ مد لازم کی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) **کلمی مثقل**: جس میں حرفِ مد کلمہ میں تشدید سے پہلے ہو جیسے اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ۔

(۲) **کلمی مخفف**: جس میں حرفِ مد کلمہ میں سکون سے پہلے ہو جیسے آٰلْئٰنَ۔

(۳) **حرفی مثقل**: جس میں حرفِ مد کسی حروفِ مقطعات میں تشدید سے پہلے ہو جیسے الٓمّٓ کے لام میں۔

(۴) **حرفی مخفف**: جس میں حرفِ مد کسی حروفِ مقطعات میں سکون سے پہلے ہو جیسے الٓمّٓ کے میم میں۔ حرفِ مد کے بعد اگر سکون عارضی ہو تو اس مد کو مد عارضی کہتے ہیں جیسے یَوْمُ الْحِسَابْ۔ یَوْمُ الدِّیْنْ۔ یَعْلَمُوْنْ۔ اس مد میں قصر یعنی حرف کو دونا وغیرہ نہ کرنا بھی جائز

سلے مد متصل و منفصل دونوں میں حفص کے نزدیک توسط کی تین مقداریں ہیں جیسا کہ حضرت مصنف مدظلہ نے بیان فرمایا ہے ۱۲ عبداللہ۔ سلے لیکن قصر جائز نہیں کیونکہ یہ کتاب بطریق شاطبی لکھی گئی ہے اور خلط فی الطرق بھی جائز نہیں ۱۲۔ احقر ابن ضیاء عفی عنہ۔ سلے مد لازم میں سب کیلئے طول ہے اور طول کی کئی مقداریں ہیں جیسا کتاب میں مذکور ہے ۱۲ عبداللہ تھانوی۔

Marfat.com

مگر قصر سے توسط اور توسط سے طول اولیٰ ہے۔ قصر کی مقدار ایک الف اور توسط کی مقدار دو الف یا تین اور طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے۔ اس مد میں تینوں وجہ طول توسط، قصر جائز ہیں اور ہر ایک کی مقدار سے جو پہلی جگہ اختیار کی جائے وہی ہر جگہ مناسب ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں اعلان وجوہ جائزہ وغیرہ کی وجہ سے کبھی طول کبھی توسط کبھی قصر اور مقدار کا فرق کر لیا جائے تو جائز ہے بخلاف مد متصل، مد منفصل، مد لازم کے کہ ان میں ہر مقدار کو پڑھنا اور جمع کرنا جائز نہیں جب مثل یَشَآءُ۔ قُرُوْٓءٍ۔ نَسِیٓءٌ میں بوجہ وقف کے دونوں سبب مد کے ہمزہ اور سکون عارضی جمع ہوں تو ان میں پانچ الف کی مقدار بھی مد جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں تاکہ الغار سبب اصلی لازمی اور اعتبار سبب عارضی نہ لازم آئے۔ اگر الٓمٓ اللہ شروع آلِ عمران کے میم کو لفظ اللہ سے ملا کر پڑھا جائے تو میم پر زبر دے کر اور لفظ اللہ کا ہمزہ گرا کر پڑھنا چاہیے اور الٓمٓ میم کی یاء میں مد کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہے مد بوجہ اعتبار سبب اصلی اور قصر بوجہ سکون نہ ہونے کے۔ لیکن میم مشدّد نہ ہووے۔ حرفِ لین کے بعد اگر سکون لازمی ہو جیسے عٓیٓنٓ سورۂ مریم اور شوریٰ میں تو اس مد کو لازمی

لہ مد عارض میں یہ وجہ ثلثہ اسکان اور اشمام میں جائز ہیں لیکن روم بوجہ نہ ہونے سبب مد کے صرف قصر ہوگا پس مثل اَلْعٰلَمِیْنَ میں صرف وقف بالاسکان کے ساتھ مدِ ثلثہ طول توسط قصر اور مثل یوم الدین میں چار وجہیں مدِ ثلثہ اسکان کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ اور مثل نَسْتَعِیْنُ میں سات وجہیں مدِ ثلثہ اسکان اور اشمام کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ جائز ہیں اگر چند مد عارض جمع ہوں تو حاصل ضرب سے صرف وجوہ صحیحہ ہیں جن میں ترتیب اور ترجیح وجہ ضعیف کی قوی اور خلاف مساوات لازم نہ آئے ایک ہی وجہ پڑھنا چاہیے ۱۲

سلہ یعنی جب کئی مد عارض جمع ہوں تو ضرب دینے سے جسقدر وجوہ نکلیں ان کو ظاہر کرنے کے لیئے بادیگرے ہر ہر وجہ کو جاری کر کے سمجھانا چاہیں تو اس صورت میں کل وجہوں کو جمع کرنا اور پڑھنا جائز ہے لیکن ایک ہی موقعہ پر سب وجہوں کو جمع کرنا جائز نہیں ۱۲۔ سلہ یعنی مد متصل پر وقف کیا تو علاوہ ہمزہ کے دوسرا سکون عارض ہونے سے مد عارض کے وجوہ ثلثہ پیدا ہوں گے لہذا اس صورت میں یہ نہ کریں کہ قصر کر کے مد متصل کا ہمزہ جو سبب اصلی اور قوی ہے اس کو لغو اور بیکار کر دیں اور مد عارض کا اعتبار کر کے قصر کو ترجیح دیں ۱۲۔ احقر ابن ضیا عفی عنہ

Marfat.com

لین کہتے ہیں اس میں طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر۔ حرف لین کے بعد اگر سکون عارضی ہو تو اس کو مد عارضی لین کہتے ہیں جیسے وَالصَّیْفِ اور خَوْفٍ اس میں قصر اولیٰ ہے پھر توسط پھر طول۔

اظہار یعنی حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے بلا کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا اظہار کے تین قاعدے ہیں۔

(۱) نون ساکن اور تنوین کا "اظہار" یہ اس وقت ہوگا جب اُن کے بعد کوئی حرف حلقی آئے جیسے اَنْعَمْتَ اور عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ وغیرہ

(۲) میم ساکن کا "اظہار" یہ اس وقت ہوگا جبکہ میم ساکن کے بعد میم اور بار کے سوا اور کوئی حرف آئے جیسے هُمْ فِیْهَا وغیرہ۔

(۳) لام تعریف کا "اظہار" یہ اس وقت ہوگا جبکہ اس کے بعد کوئی حرف حروف قمریہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ میں سے آئے جیسے وَالْقَمَرَ وغیرہ ہر قاعدہ کی صرف ایک دو مثالیں اس وجہ سے لکھی جاتی ہیں تاکہ پڑھنے والا خود قاعدہ یاد کر کے مثالیں تلاش کر لے بشرط روایت اظہار دو حرفوں کے دوری مخرج کی وجہ سے ہوتا ہے اور ادغام قرب اور اتحاد مخرج کی وجہ سے اور اخفا کچھ دوری اور کچھ قرب مخرج کی وجہ سے تنوین دو زبر دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں ادا میں یہ بھی نون ساکن ہے اگر تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آئے تو تنوین کو زیر دے کر پڑھنا چاہئے جیسے لُمَزَةِنِ الَّذِیْ ایسی تنوین مکسور کو ہندوستان میں نون قطنی کہتے ہیں۔

(۲) ادغام یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنا پہلا حرف جو ملایا جاتا ہے اس کو مدغم اور دوسرا جس میں ملاتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ ادغام کے تین قاعدے ہیں۔

(۱) ادغام مثلین: اگر کسی حرف ساکن کے بعد وہی حرف آئے جیسے قُلْ لَّکُمْ دِ

Marfat.com

(۲) ادغام متجانسین: اگر ایک مخرج کے دو حرف جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو مثل میں قَدْ تَّبَیَّنَ وَاِذْ ظَّلَمُوْا وَیَلْهَثْ ذٰلِكَ وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ وَارْكَبْ مَّعَنَا اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا اَحَطْتُّ وغیرہ کے

(۳) ادغام متقاربین: اگر دو حرف قریب المخرج[۲] دو کلمہ کے جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو مثل قُلْ رَّبِّ وَالشَّمْسِ وَمِنْ وَّالٍ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَاَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ وغیرہ لام تعریف اور میم ساکن اور نون ساکن اور تنوین کا ادغام انھیں تینوں قسموں میں مندرج ہے لیکن لام فعل اور مدہ اور حلقی غیر مثلین کا ادغام نہیں اور بروایت حفص یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں ادغام نہیں۔ ادغام متجانسین اور متقاربین میں ادغام کے لئے مدغم کو مدغم فیہ کی جنس سے کرنا ضروری ہے۔ اگر مدغم بالکل مدغم فیہ کے جنس سے ہو جائے تو اس کو ادغام تام کہتے ہیں ورنہ ناقص، صرف حرف یومن میں اور طا ر کا تا میں ادغام ناقص ہوتا ہے باقی کل ادغام تام ہیں البتہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ناقص بھی جائز ہے مگر تام اولیٰ ہے اور صرف حرف یومن میں ادغام باغنہ ہوتا ہے باقی کل ادغام بے غنہ ہوتے ہیں اور جب نون اور میم مشدد ہوں تو ان میں غنہ واجب ہے جیسے اِنَّ اور عَمَّ۔

(۳) **قلب**: یعنی نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر با آئے تو نون اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفا کیا جائے جیسے لَیُنْۢبَذَنَّ۔

(۴) **اخفا**[۲]: یعنی نون اور میم کے صرف صفت غنہ مابعد کے حرف سے مل کر

---

[۱] ادغام متجانسین میں مثل قد تبین وغیرہ کے ہر مثال سے ادغام کا قاعدہ کلیہ بیان کرنا مقصود ہے اس طرح پر کہ دال کا تا میں ذال کا ظا میں ثا کا ذال میں تا کا طا میں با کا میم میں تا کا دال میں اور طا کا تا میں جہاں کہیں ہو ادغام بطور قاعدہ کلیہ کے ہوگا اور ان قواعد کلیہ میں سے متن میں صرف ایک ایک مثال لکھی گئی ہے اسی طرح ادغام متقاربین کے مثالوں کو بھی قواعد کلیہ سمجھ لینا چاہئے۔ [۲] اس موقع پر اکثر لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ غنہ مابعد سے مل کر ادا ہونے کو اعتماد مابعد مستلزم ہے اس وجہ سے نون مخفی کو بعد والے حروف میں مدغم کر کے ادغام ناقص کی طرح ادا کرتے ہیں یہ سخت غلطی ہے چونکہ نون مخفی بہ نسبت مابعد کے ضعیف ہے لہٰذا اس کو اس کے مخرج خیشوم کی نہایت

لطیفہ اولیٰ: یعنی امالہ کہ مستعلا حروف ... کے برابر ادا ہو جائے ۱۲ اقرار ضیا عفی عنہ

Marfat.com

ادا ہو اور خود میم اور نون اپنے مخرج سے ادا نہ ہوں جیسا کہ پنکھا اور سنگ وغیرہ میں غنہ ادا ہوتا ہے۔ اخفا کے دو قاعدے ہیں:۔

(۱) جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی اور یرملون اور الف اور با، کے سوا باقی پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین میں اخفا ہو گا جیسے مِنکُم۔

(۲) جب میم ساکن کے بعد با آئے تو میم میں اخفا ہو گا جیسے اَمْ بِهٖ جِنَّۃٌ جس حرف میں صفت عارضہ مثل مد منفصل ادغام وغیرہ بعد والے حروف کے ملنے کی وجہ سے ہو اور اس پر وقف یا سکتہ کیا جائے تو اس میں وہ صفت عارضہ نہ ادا ہو گی بلکہ وہ حرف اپنی صفت اصلی قصر یا اظہار وغیرہ سے ادا کیا جائے جیسے قَالُوْا اٰمَنَّا۔ عِوَجًا قَیِّمًا۔ یَلْهَثْ ذٰلِکَ۔

(۵) تسہیل یعنی جب دو ہمزہ جمع ہوں تو دوسرے ہمزہ کو اس کی حرکت کے مناسب حرف مد اور ہمزہ کے مخرج سے ادا کرنا حفص کے نزدیک تسہیل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) واجب۔ جو صرف لفظ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ میں ہے۔

(۲) جائز: جو صرف تین لفظوں میں ہے (۱) آلذّٰکَرَیْنِ۔ یہ لفظ صرف دو جگہ سورۂ انعام میں ہے۔ (۲) آلْـٰٔنَ یہ لفظ بھی صرف دو جگہ سورۂ یونس میں ہے۔ (۳) آللّٰهُ اَذِنَ سورۂ یونس میں اور آللّٰهُ خَیْرٌ سورۂ نمل میں، یہ لفظ بھی صرف دو ہی جگہ ہے، ان تینوں لفظوں میں تسہیل سے ابدال اولیٰ ہے۔

(۶) اشمام یعنی سنانے کے وقت ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا یہ اشمام صرف لفظ لَا تَاْمَنَّا کے پہلے نون میں ادغام کے وقت ہو گا جو سورۂ یوسف میں ہے۔

(۷) روم یعنی کچھ ضمہ بقدر تہائی حرکت کے پڑھنا روم بھی صرف اسی لَا تَاْمَنَّا کے پہلے نون میں ہے جبکہ نون کا اظہار کیا جائے۔

(۸) صورتِ نقل، یہ مثل بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں ہے اس میں نقل حقیقۃً

لے میم مخفاۃ اپنے مخرج سے کمزور ادا ہوتی ہے ۱۲۔ احقر ابو ضیا عفی عنہ۔ ۲ے روم کے وقت اظہار اس لئے ہو گا کہ روم کی صورت میں حرکت ہوتی ہے اور حرکت ادغام کو مانع ہے ۱۲ عبداللہ تھانوی۔

Marfat.com

اس وجہ سے نہیں کہ ہمزہ وصلی ہے اگر اَلِاسْمُ سے ابتداء کی جائے تو لِاسْمُ الْفُسُوْقُ اور اَلِاسْمُ الْفُسُوْقُ دونوں جائز ہیں۔

(۹) **سُکون**: اس کو بہت جماؤ کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے تاکہ حرکت نہ ہوجائے۔

(۱۰) **حرکت**: زیر وزبر پیش کے گھٹانے بڑھانے اور کھڑے پڑے کا بہت لحاظ رکھنا چاہیئے اور زیر اور پیش کو باریک ادا کرنا چاہیے اس کے بعد بعض ضروری باتیں یہ ہیں کہ سورہ روم کے تینوں لفظ ضعف کے بروایت حفصؒ ضاد کے زبر سے بھی ثابت ہیں لفظ لٰكِنَّا هُوَاللّٰهُ اور الظُّنُوْنَا اور الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا اور سَلٰسِلَا اور پہلا قَوَارِيْرَا اور کل لفظ اَنَا[1] ان سب کے الف صرف وقف میں پڑھے جائیں گے وصل میں نہ پڑھے جائیں۔ لیکن سلاسلا وقف میں بغیر الف کے بھی جائز ہے اور قواریرا ثانی میں نہ الف وقف میں ہے نہ وصل میں اور جو حرف تماثل فی الرسم کی وجہ سے نہیں لکھا جاتا وہ وقف وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے جیسے تلوٗا اور یحییٖ وغیرہ وَيَبْصُطُ سورہ بقرہ میں اور بَصْطَةً سورہ اعراف میں یہ دونوں لفظ باوجودیکہ ص سے لکھے جاتے ہیں مگر ان کو سین سے پڑھنا چاہیئے اور مُصَيْطِرُوْنَ جو سورہ طور میں ہے اس میں صاد اور سین[2] دونوں جائز ہیں اگر دو کلمہ ملا کر لکھے ہوں تو درمیان میں وقف نہ کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے کلمہ کے آخر پر ہی وقف کرنا چاہیئے اس کے سوا رسم خط کے متعلق بہت سے قواعد ہیں لہٰذا کتب[3] رسم خط سے رسم خط قرآن کا قاری کو جاننا بہت ضروری ہے فقط۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

---

[1] یعنی انا ضمیر واحد متکلم پس اس سے آنا بمعنی آنا اور جانا کے مثل نکل جائیں گے ۱۲ عبداللہ تھانوی

[2] بعض قرآن شریف میں لفظ بمصیطر پر بھی چھوٹی سی لکھی ہے مگر بطریق شاطبی اس لفظ کو صاد ہی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ ۱۲

[3] رسم خط کے قواعد معلوم کرنا ہوں تو معرفۃ الرسوم دیکھیں اس سے بخوبی تفصیل معلوم ہو جائے گی۔ ۱۲ احقر ابن ضیا عفی عنہ

Marfat.com

صفات حروف اور حروف کے اقسام

١ لِلْهَمْزِ جهر واستفال ثبتا	فتح وشدة وصمت یا فتی
٢ لِلْهَاءِ الاستفال مع فتح کذا	همس ورخو ثم اصمات خذا
٣ لِلْعَیْنِ جهر ثم وسط حصلا	فتح استفال ثم صمت نقلا
٤ للحاء صمت رخوة همس اتی	والانفتاح الاستفال یا فتی
٥ للغین الاستعلا وصمت الفتح	ورخوة لکن الجهر قد وضح
٦ للخاء الاستعلاء وفتح اعلما	رخو وصمت ثم همس افهما
٧ للقاف اصمات وجهر قلقلا	وشدة فتح وعلو فاعقلا
٨ للکاف صمت شدة همس اتی	والانفتاح الاستفال یا فتی
٩ للجیم جهر شدة وقلقله	صمت انفتاح واستفال فاضع له
١٠ للشین همس مع تفش مستفل	صمت ورخو ثم فتح قد نقل
١١ للیاء الاستفال مع فتح کذا	جهر ورخو ثم اصمات خذا
١٢ للضاد اصمات مع استعلا جهر	اطالة رخو واطباق شهر
١٣ للام الاستفال مع وسط فتح	جهر وفی الانحراف والذلق وضح
١٤ للنون الاستفال مع جهر عرف	وسط والانفتاح والذلق وصف
١٥ للراء ذلق وانحراف کررت	فتح وجهر واستفال وسطت
١٦ للطاء اطباق جهر استعلا ورد	قلقلة صمت وشدة تعد
١٧ للدال اصمات وجهر قلقله	وشدة فتح وسفل فاعقله
١٨ للتاء شدة لکن الهمس	صمت انفتاح واستفال خمس
١٩ للصاد الاستعلاء همس طبقا	رخو صفیر ثم صمت حققا

Marfat.com

٢٠ للشين رخو ثم صمت سفلت	همس صفير ما فتى انفتحت
٢١ للزاء جهر مع صفير مستفل	صمت وارخو ثم فتح قد نقل
٢٢ للظاء صمت مع اطباق عرف	علو وجهر ثم رخو قد وصف
٢٣ للذال الاستفال مع جهر كذا	فتح ورخو ثم اصمات خذا
٢٤ للثاء همس وانفتاح قد اتى	رخاوة صمت استفال يا فتى
٢٥ للفاء فتح استفال قد رسم	رخو وذلق ثم همس قد رسم
٢٦ للواو جهر مع اصمات سفل	فتح ورخو ثم لين قد حصل
٢٧ للباء فتح شدة تسفل	ذلاقة جهر كذا نقلقل
٢٨ للميم الاستفال مع جهر كذا	وسط وفتح ثم اذلاق خذا
٢٩ واحرف المد لها اشتراك	في خمس اوصاف لها ادراك
رخاوة جهر وفتح قد اتى	صمات كل واستفال ثبتا
اقوى الحروف الطاء وضاد معجمه	والظاء ثم القاف وهي الخاتمه
قويها جيم ودال ثم را	صاد وزاي ثم غين قررا
واوسط همز وباتاء الف	خاء وذال عين كاف ثم قف
واضعف الحروف ثاء حاء	والنون والميم وفاء هاء
ضعيفها سين شين لام	والواو والياء هي الختام

قطعہ تاریخ

مشفقم قاری ضیاء الدین	پاک دین پاکباز فیضمآب
کرده تصنیف این کتاب عجیب	ماشاء الله حسن طبع جناب
اے قوی ہست مصرع سالش	مخزن نور شمع عالمتاب

١٩٠٧ء

Marfat.com

سِرَاجُ الْقِرَاءَۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی نعمہ التی لا تحصیٰ ۔ والشکر لہ علی فضلہ الذی لا یستقصیٰ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الاواب ۔ والہ واصحابہ المجودین بالکتاب والتابعین لہم وتابعیہم باحسان الی یوم المآب ۔ امّا بعد کہتا ہے مسکین عبداللہ تھانوی کہ استاذی حضرت مولانا القاری ضیاء الدین احمد صاحب الہ آبادی مدظلہم نے اس خادم سے فرمایا کہ رسالہ ضیاء القراءۃ میں " وجوہ جائزہ " نہیں ہیں اور میں عدیم الفرصت ہوں اس لئے تم وجوہ جائزہ بطور ضمیمہ کے لکھدو۔ فی الواقع ناچیز اس قابل نہ تھا مگر شفقتِ پدری اور عنایت کریمی کہ اپنے غلام کو یہ خدمت حسنِ ظن سے عنایت فرما کر مفتخر فرمایا۔ اس لئے اب فرمان والاشان کی تعمیل شروع کرتا ہوں اور اللہ سے مدد چاہتا ہوں وھو حسبی ونعم الوکیل۔

باب اوّل ــ دربیان وجوہِ جائزہ

قبل اس کے کہ وجوہ جائزہ معلوم کئے جائیں بطور تمہید کے یہ جان لینا چاہیے کہ کلام اللہ کے تین ارکان ہیں :- (۱) الفاظ کا موافق نحو کے ہونا۔ (۲) موافق رسم عثمانی کے۔ (۳) اسناد کا صحیح ہونا اور بعضوں کے نزدیک تواتر روایت شرط ہے۔ روایات تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ ہیں جن کی اسناد بالاتفاق متواتر ہیں یعنی قراءۃ سبعہ مروجہ۔

(۲) وہ جن کی اسناد کے تواتر میں اختلاف ہے یعنی قراءت عشرہ میں سے قراءۃ ابو جعفر اور یعقوب اور خلف بزار کی مگر یہ بھی جمہور کے نزدیک متواتر ہی ہیں۔

Marfat.com

(۳) اور جن کی اسناد بالاتفاق شاذ ہیں جیسے قراءۃ ابن محیصن کی اور یزیدی یحیی اور حسن بصری اور اعمش سلیمان کی۔ اگر نماز میں سبعہ متواترہ میں سے کوئی روایت پڑھی جائے تو بالاتفاق نماز ہو جائے گی اور ثلثہ متمم عشرہ میں سے کوئی روایت پڑھی جائے تو اس میں تفصیل ہے جن کے نزدیک متواتر ہے ان کے نزدیک ہو جائے گی اور جن کے نزدیک شاذ ہے ان کے نزدیک نہ ہوگی اور اربعہ متمم اربعہ عشرہ میں سے اگر قرآنیت کا اعتقاد کرکے قصداً کوئی روایت پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ انحصار روایۃ شاذہ کا انہی اربعہ میں نہیں ہے بلکہ اس سے بھی اور بہت زیادہ ہیں، سبعہ مروجہ مشہورہ کے سات امام ہیں، نافع مدنی، ابن کثیر مکی ابو عمرو بصری، ابن عامر شامی، عاصم، حمزہ، کسائی کوفیین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پھر ان ہر ایک کے دو دو راوی مشہور ہیں اور ان رواۃ کے بھی بہت بہت شاگرد ہیں جن کو اصطلاحِ قراء میں طریق کہتے ہیں۔ جو اختلاف قراء کی طرف منسوب ہو اس کو قراءۃ اور جو رواۃ کی طرف منسوب ہو اس کو روایت اور جو طرق کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں مثلاً اثبات بسملہ کا قراءۃ ہے مکی کی اور روایت ہے قالون کی نافع سے اور طریق ہے اصبہانی کا ورش سے جو اختلاف قراء اور رواۃ اور طرق سے ثابت ہو اس کو خلاف واجب کہتے ہیں اور جو بسبیل تخییر و اباحۃ ثابت ہو اس کو خلاف جائز کہتے ہیں مثل وجوہ وقف بالسکون و بالاشمام و بالروم اور مد ثلثہ یعنی طول توسط قصر وقفی کے جو کسی ایک وجہ وجوہ جائزہ میں سے ادا کرلے وہی کافی ہو جائے گی بخلاف وجوہ واجبہ کے کہ مثلاً کسی لفظ میں کسی کیلئے تین وجہیں ہوں تو جمع الجمع میں ہر ایک کا پڑھنا ضروری ہے اگر ایک وجہ بھی چھوٹ جائے تو جمع الجمع نہ ہوگا وجوہ جائزہ کی دو قسمیں ہیں ایک متعلق وقف کے دوسری متعلق مد کے جو وقف کے متعلق ہیں وہ موقوف علی الوقف ہیں اس لئے مناسب ہے کہ پہلے وقف کی حقیقت تفصیلی معلوم کرلی جائے۔

وقف کی تعریف یہ ہے کہ درمیان قراءۃ میں کلمہ کے آخر حرف پر کیفیت و قف

Marfat.com

کے موافق آواز بند کر کے سانس کو توڑ دیا جائے۔ وقف کی تین کیفیتیں ہیں۔ اسکان، اشمام، روم۔ لیکن اصل اسکان ہے کیونکہ وقف استراحۃ کے لئے ہوتا ہے اور سکون اخف ہے کل حرکات سے اور ابلغ ہے حصول استراحۃ میں لہذا بمقابلہ روم و اشمام کے اصل ہوا۔ روم اور اشمام میں گو کہ پوری حرکت نہیں ہے لیکن حرکت کی بُو سے خالی بھی نہیں پس اشارہ، حرکت میں بمقابلہ سکون کے ضرور ثقل ہوگا۔

اسکان کی تعریف یہ ہے کہ حرکت کو حرف سے اس طرح سلب کیا جائے کہ حرکت کی بُو بھی باقی نہ رہے بلکہ سکون محض ہو۔ موقوف علیہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور سب میں بالاسکان جائز ہے۔

روم کی تعریف یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کی حرکت کی آواز کو اس قدر کمزور ادا کیا جائے کہ قریب والا سُن سکے۔

روم اک ہلکی سی ہوتی ہے صدا — جس کو سُن سکتا ہے یعنی پاس کا

روم صرف موقوف علیہ مضموم یا مکسور میں جائز ہے مفتوح میں مروی نہیں۔

اشمام کی تعریف یہ ہے کہ موقوف علیہ کو ساکن کرتے ہوئے لبوں کو غنچہ کی طرح بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کر دینا۔

اب سمجھ اشمام تحریک دو لب — قصد گویا ضم کا ہے با ادب

اگر سامع بینا ہو تو اس کو معلوم کر سکتا ہے ورنہ نہیں اور یہ صرف موقوف علیہ مضموم ہی میں جائز ہے مفتوح مکسور میں مروی نہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ روم و اشمام سے فائدہ یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کے لئے جو حالتِ وصل میں حرکت ثابت کی گئی تھی اس کو سامع روم میں اور ناظر اشمام میں معلوم کر لیوے اس سے معلوم ہوا کہ قرارۃ قرآن اگر خلوت میں ہو تب روم و اشمام کی ضرورت نہیں حاصل یہ کہ موقوف علیہ مضموم میں اسکان، اشمام، روم تینوں جائز ہیں اور کسرہ میں صرف روم و اسکان جائز ہے

Marfat.com

اشمام جائز نہیں کیونکہ اشمام چاہتا ہے شفتین کے ارتفاع کو اور کسرہ چاہتا ہے انخفاض کو اور انخفاض کے ساتھ ارتفاع جمع نہیں ہو سکتا اور فتحہ میں صرف اسکان ہی جائز ہے۔ روم تو اس وجہ سے جائز نہیں کہ یہ اخف الحرکات ہے اس کو جس وقت بھی ادا کیا جائے اپنی خفت اور سرعتِ فی النطق کی وجہ سے کامل ہی ادا ہوگا اور اشمام اس وجہ سے جائز نہیں کہ اشمام میں انضمام شفتین ہوتا ہے اور انضمام سے ضمہ ہی کی طرف اشارہ ہوگا فتح کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا جو تاء تانیث وقف میں ہا ہو جائے یا جو حرف کہ وصل ہی میں ساکن ہو (اور اسی میں میم ضمیر جمع بھی داخل ہے) یا متحرک بحرکت عارضیہ یا نقلیہ ہو ان سب میں صرف اسکان ہی جائز ہے روم و اشمام جائز نہیں اور جس ہاء ضمیر سے پہلے واو یا ضمہ یا کسرہ ہو تو اصح مذہب پر اس ہاء میں بھی صرف اسکان ہی ہوگا روم و اشمام جائز نہیں بوجہ ثقل کے۔

تنبیہ جس وقت کہ حرف منون یا موصولہ پر وقف بالروم یا بالاشمام کیا جائے تو تنوین اور صلہ کو حذف کر دیں گے۔ یہ حقیقت اور کیفیت بھی وقف کی اب ان وجوہ کو سمجھنا چاہئے جو اس سے پیدا ہوتی ہیں پس موقوف علیہ اگر مفتوح ہے اور ما قبل اس کے حرف مدہ ہے جیسے العٰلمین تو کل قراء کے نزدیک اس حرف مدہ میں تین وجہیں جائز ہیں اول طول پھر توسط پھر قصر۔ اور اگر مکسور ہے جیسے علی نور تو حرف مدہ میں عقلی چھ وجہیں نکلتی ہیں تین بالاسکان کی اور تین بالروم کی مگر روم میں توسط طول جائز نہیں کیونکہ سبب مد فرعی کا سکون تھا اور وہ بوجہ روم کے جاتا رہا بس صرف چار وجہیں جائز ہیں روم کا قصر اور اسکان کی تینوں وجہیں اور اگر مضموم ہے جیسے نستعین تو وہاں وجہ عقلی نو نکلتی ہیں تین اسکان میں تین اشمام میں تین روم میں، مگر چونکہ روم میں توسط طول جائز نہیں اس لئے سات وجہیں باقی رہیں۔

تنبیہ بعینہ یہی تفصیل مد لین عارض میں ہے اتنا فرق ہے کہ اس میں اول

Marfat.com

قصر ہوتا ہے پھر توسط پھر طول بخلاف مدعارض کے، یہ وجوہ تو اس وقت ہیں کہ ایک مدعارض کو تنہا پڑھیں اور اگر چند مد و عارضہ ایک ساتھ جمع کئے جائیں تو اس وقت ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے ضربی وجوہ بہت نکلتی ہیں سیکڑوں ہزاروں لاکھوں تک نوبت پہنچتی ہے ان میں صحیح اور غلط کی شناخت کے چند میعار ہیں — اول یہ کہ اگر وجہ ضعیف کو قوی پر ترجیح لازم نہ آئے تو صحیح ہے ورنہ نہیں جیسے لین عارض مدعارض سے اور منفصل متصل سے ضعیف ہی تو لین عارض کی کوئی وجہ اگر مدعارض سے یا منفصل کی مقدار متصل سے نہ بڑے تو صحیح ہے ورنہ نہیں — دوسرے یہ کہ اگر چند مد ایک قسم کے جمع ہوں تو ان میں اگر تساوی رہے تو صحیح ہے ورنہ نہیں مثلاً اگر ایک میں توسط کرکے دوسرے میں بھی توسط کیا ہے تو وجہ صحیح ہے اور اگر دوسرے میں طول یا قصر کیا ہے تو غیر صحیح — تیسرے یہ کہ ان مدود کی مقادیر میں خلط بالاقوال نہ کرے تو صحیح ہے ورنہ نہیں مثلاً مدعارض ولین عارض میں ایک قول پر طول کی مقدار تین الف اور توسط کی مقدار دو الف ہے اور دوسرے قول پر طول کی مقدار پانچ الف اور توسط کی تین الف ہے اور قصر کی مقدار دونوں قولوں پر ایک ہی الف ہے اور مد متصل و منفصل کے توسط میں بھی کئی اقوال ہیں دو الف ڈھائی الف چار الف پس اگر قاری ان مقداروں میں خلط نہ کرے تو وجہ صحیح ہے ورنہ نہیں یعنی ایک میں تین الف کی مقدار اختیار کرکے دوسرے میں بھی وہی اختیار کی تو وجہ جائز ہے اور اگر ایک میں تین کی مقدار اختیار کرکے دوسرے میں پانچ یا ایک میں ڈھائی کی اختیار کرکے دوسرے میں چار یا دو کی اختیار کی تو یہ سب وجہیں ناجائز ہیں۔

تنبیہ ناجائز اور غیر صحیح سے غلط اور ممنوع مراد نہیں ہے بلکہ خلاف اولیٰ مراد ہے۔ اب تفصیل ان وجوہ کی جو چند آیات اور ردود کو ایک ساتھ جمع کرنے سے پیدا ہوتی ہیں یہ ہے کہ مثلاً اعوذ اور بسملہ اور العالمین کے فصل کل کی حالت میں ضربی عقلی وجہیں اڑتالیس نکلتی ہیں اس طرح پر کہ الرحیم مکسور میں کل چار وجہیں ہیں تین اسکان کی

ایک روم کی اور یہی چار وجہیں الرحیم میں بھی ہیں اور العٰلمین میں صرف تین وجہیں اسکان کی ہیں پس الرحیم کے چار کو الرحیم کے چار میں ضرب دینے سے چار چوک سولہ وجہیں نکلتی ہیں اور ان سولہ کو العالمین کی تین[۳] میں ضرب دینے سے سولہ تیاں اڑتالیس وجہیں ہوئیں۔ ان میں سے چار وجہیں بالاتفاق صحیح ہیں یعنی الرحیم الرحیم العالمین سب میں طول توسط قصر مع الاسکان اور الرحیم الرحیم میں قصر مع الروم العالمین میں قصر مع الاسکان ہو اور الرحیم اور الرحیم کے قصر مع الروم کے ساتھ العالمین کا توسط اور طول یہ دو وجہیں مختلف فیہ[له] ہیں باقی سب وجہیں بالاتفاق غیر صحیح ہیں۔ جملہ وجوہ کی وضاحت کے لئے نقشۂ ہذا لکھا جاتا ہے۔

العٰلمین	الرحیم	الرحیم
(قصر، توسط طول بالاسکان	(قصر بالاسکان)	(قصر بالاسکان)
قصر توسط طول ،	توسط ،	،
قصر توسط طول ،	طول ،	،
قصر توسط طول ،	قصر بالروم	،
قصر توسط طول ،	قصر بالاسکان	(توسط ،)
قصر (توسط) طول ،	(توسط ،)	،
قصر توسط طول ،	طول ،	،
قصر توسط طول ،	قصر بالروم	،
قصر توسط طول ،	قصر بالاسکان	(طول ،)
قصر توسط طول ،	توسط ،	،
قصر توسط (طول) ،	(طول ،)	،
قصر توسط طول ،	قصر بالروم	،

له ان دو وجہوں کے جواز کی صورت میں عدم مساوات کا یہ جواب ہے کہ الرحیم الرحیم میں بوجہ عارض کے یعنی روم کے توسط طول نہیں ہو سکتا لہٰذا اس عارض کا اعتبار نہ کر کے العلمین میں تینوں توسط و طول کریں گے ۱۲ عبد اللہ تھانوی۔

Marfat.com

(قصر بالروم)	قصر بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
۔	توسط ۔	قصر توسط طول ۔
۔	طول ۔	قصر توسط طول ۔
۔	(قصر بالروم)	(قصر) توسط اور طول بالاسکان مختلف فیہ

یہ چار وجہیں نمبر والی بالاتفاق صحیح ہیں اور الرحیم الرحیم کے قصر بالروم کے ساتھ العٰلمین کا توسط طول مختلف فیہ باقی سب وجوہ بالاتفاق ناجائز ہیں اور وصل اول فصل ثانی کی صورت یعنی جب اعوذ کو بسملہ سے ملا دیں اور بسم اللہ پر وقف کریں تو ضربی وجہیں بارہ نکلتی ہیں اس طرح پر کہ الرحیم کے چار کو العٰلمین کے تین میں ضرب دینے سے چار تیاں بارہ ہوتی ہیں چار وہی بالاتفاق جائز ہیں یعنی الرحیم العٰلمین میں طول توسط قصر بالاسکان اور الرحیم میں قصر بالروم العالمین میں قصر بالاسکان ہو اور دو وجہیں یعنی الرحیم کے قصر بالروم کے ساتھ العلمین میں توسط طول ہو مختلف فیہ ہے باقی چھ ناجائز ہیں جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

الرَّحِیۡم	العٰلَمِیۡنَ
(قصر بالاسکان)	(قصر) توسط طول بالاسکان
(توسط ۔)	قصر (توسط) طول
(طول ۔)	قصر توسط (طول)
(قصر بالروم)	(قصر) توسط اور طول بالاسکان مختلف فیہ

اور فصل اول وصل ثانی کی صورت میں بھی بعینہٖ یہی بارہ وجوہ مذکورہ اسی تفصیل کے ساتھ ہیں جو کہ اس نقشہ نمبر ۲ میں مذکور ہیں اس لئے علیحدہ اس کے واسطے نقشہ نہیں بنایا گیا اور وصل کل کی حالت میں الرحیم الرحیم میں کچھ نہ ہوگا صرف العٰلمین میں قصر توسط طول ہوگا اور اگر مدعارض اور لین عارض جمع ہوں مثل لاریب اور للمتقین کے تو ضربی

Marfat.com

وجہیں نو نکلتی ہیں ان میں سے جن وجہوں میں لین عارض کی مقدار مدِ عارض سے بڑھ جائے وہ ناجائز ہوں گی یعنی لین کا قصر عارض کی تینوں اور لین کا توسط عارض کا توسط و طول اور لین کا طول عارض کا بھی طول یہ وجہیں جائز ہیں باقی لین کا توسط عارض کا قصر اور لین کا طول عارض کا قصر توسط یہ ناجائز ہے کیونکہ ان وجوہ میں ضعیف کو قوی پر ترجیح لازم آتی ہے جیسا کہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے۔

لَا رَیْبَ	لِلْمُتَّقِیْنَ
(قصر بالاسکان)	(قصر) (توسط) (طول)
(توسط ")	قصر (توسط) طول
(طول ")	قصر توسط (طول)

اور اگر عارض مقدم ہو لین پر مثل مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ خَوْفٍ کے تو اس میں بھی ترجیح والی وجوہ ناجائز ہیں باقی جائز ہیں یعنی عارض کا طول لین کے تینوں عارض کا توسط لین کا توسط قصر عارض کا قصر لین کا بھی قصر اور دونوں کا قصر بالروم یہ وجوہ جائز ہیں باقی ناجائز۔ یہ وجوہات تو اس وقت ہیں کہ انھیں الفاظ پر وقف کر کے وجہیں نکالی جائیں اگر ان کے ساتھ اور بھی آیات منضم کی جائیں تو باعتبار موقوف علیہ کی حرکات کے بہت بہت سی وجہیں نکلیں گی۔ مثلاً العلمین کے بعد الرحمن الرحیم پر وقف کریں تو اس الرحیم کے چار ہیں ان اڑتالیس ۴۸ وجوہ کو ضرب دینے سے ایک سو بانوے وجہیں ہو جائیں گی یا کہیں وصل اور کہیں وقف کریں تو وجوہ کم و بیش ہوتی رہیں گی صحیح غیر صحیح کا قاعدہ معلوم ہو چکا۔ جو وجوہ کہ صرف مدہی کے متعلق ہیں ان کا بیان یہ ہے کہ اگر دو مد متصل ایک جگہ جمع ہوں مثلاً اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِکَ تو اس میں اول کے دو ۲ الف ڈھائی الف چار الف کو ثانی کی تینوں میں ضرب دینے سے نو ۹ وجہیں نکلتی ہیں مساوات کی تین جائز ہیں باقی چھ ناجائز بوجہ

خلط بالاقوال کے جو مقدار ایک جگہ اختیار کی جائے وہی دوسری جگہ بھی اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اگر دو منفصل ایک جگہ جمع ہوں مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ تو ان میں بھی وہی نو وجہیں ہیں تین جائز ہیں باقی چھ بوجہ خلط کے ناجائز اگر چند متصل یا چند منفصل یا متصل و منفصل دونوں ایک جگہ جمع ہوں تو انہیں قواعد سے ضربی وجہیں صحیح غیر صحیح نکالنی چاہئیں مثلاً بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ میں ضربی وجہیں ۲۴ نکلتی ہیں تین مساوات کی جائز ہیں اور متصل میں چار الف منفصل میں دو الف ڈھائی الف اور متصل میں ڈھائی الف منفصل میں دو الف یہ تین وجہیں بھی جائز ہیں باقی سب ناجائز۔

باب دوم — فصل اول دربیان قواعد مختلفہ

جب کسی کلمہ پر وقف کرے تو اخیر حرف پر کرے وسط میں نہیں ایسے ہی کلمہ کے وسط سے ابتدا نہ کرے اور یہی حکم ہے ان دو کلموں کا جو رسم خط میں موصول لکھے ہوں یعنی پہلے کلمہ کے اخیر پر وقف نہ کرے اور نہ وہاں سے ابتدا بلکہ ثانی کلمہ کے اخیر پر وقف کرنا چاہیے اور آئندہ الفاظ سے ابتدا جیسے الْاَرْضِ وَجَعَلْنٰهُمْ وغیرہ۔ جب حرف مد کلمہ کے اخیر میں ہو اور دوسرے کلمہ کے شروع میں حرف ساکن ہو تو حرف مد کو حذف کردیں گے جیسے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ ہمزہ وصل درمیان کلام میں جس وقت واقع ہو تو گرجاتا ہے اور اسی کلمہ سے اگر ابتدا کی جائے تو پڑھا جاتا ہے قاعدہ اس کا یہ ہے کہ فعل کا اگر تیسرا حرف مضموم ہو تو ہمزہ مضموم ہوگا ورنہ مکسور خواہ فعل ماضی ہو یا امر اور ثلاثی مزید و ملحق بثلاثی مزید کے مصادر اور وہ الفاظ جو آئندہ ذکر کیے جائیں گے ان کا ہمزہ مکسور ہوتا ہے اور الف لام تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوتا ہے پس اس سے معلوم ہوگیا کہ ثلاثی مزید اور ملحق بثلاثی کے مصادر اور ماضی اور امر سب کا ہمزہ وصلی

Marfat.com

ہوتاہے سوائے باب افعال کے کہ اس کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے ایسے ہی ثلاثی مجرد کے
امر کا اور لفظ اسم وابن وابنت وامرءة واثنین واثنتین کا اور لام تعریف ان سب کا
ہمزہ وصلی ہوتاہے۔ جب ابتداء میں ہمزہ وصل کے بعد کوئی ہمزہ ساکن ہو تو اس کو موافق
حرکت ماقبل کے حرف مدسے بدل دیں گے جیسے اُؤْتُمِنَ جن مواقع میں علاماتِ وقف
ہیں اگر ان پر وقف نہ کیا جائے تو جو قاعدہ قواعد تجوید سے وہاں پایا جائے اسی کے
موافق وصل کرے مثلاً میم ساکن ضمیر جمع کے بعد کوئی ساکن حرف ہو تو اس کو ضمہ
دے کر پڑھیں اور مِن جارہ کے بعد ساکن ہو تو فتح دے کر اور کسی اور ساکن کے بعد
کوئی ساکن حرف ہو تو السّاکن اذا حرک حرک بالکسر کے قاعدہ سے کسرہ دے کر اور
تنوین کے بعد ساکن ہو تو نون قطنی لاکر پڑھیں گے ایسے ہی نون و تنوین کے بعد کوئی
حرف یرملون کا ہو تو ادغام کرکے وغیرہ وغیرہ۔

فصل دوسری[1]

ان کلمات میں جو قرآن میں اور طرح لکھے ہیں اور پڑھنے میں اور طرح ہیں۔

نمبر شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	نمبر پارہ بمعہ رکوع
۱	اَنَا	اَنَ	جس جگہ ہو
۲	یَبْصُطُ	یَبْسُطُ	سیقول ۲ ع ۱۴
۳	بَصْطَۃً	بَسْطَۃً	ولو اننا ۸ ع ۱۶
۴	اَفَاۡئِنْ	اَفَئِنْ	لن تنالوا ۴ ع ۶
۵	لَااِلَی اللّٰہِ	لَاِلَی اللّٰہِ	لن تنالوا ۴ ع ۸

[1] تنبیہ:۔ اس نقشہ میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا الف وصل میں تو نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ضیاء القراءۃ کے آخر میں ایسے الفاظ بیان ہوچکے ہیں ۱۲ عبداللہ تھانوی۔

Marfat.com

نمبر شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	نمبر پارہ بمعہ رکوع
۶	تَبُوْٓءَا	تَبُوْءَ	لا یحب اللہ ۶ ع۹
۷	مَلَا۟ئِہٖ	مَلَئِہٖ	جس جگہ ہو
۸	لَا۟اَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْا	واعلموا ۱۰ ع۱۳
۹	ثَمُوْدَا۟	ثَمُوْدَ	{ وما من دابۃ ع۶ / قال فما خطبکم ع۶ }
۱۰	لِتَتْلُوَا۟	لِتَتْلُوَ	وما ابرئ نفسی ع۱۴
۱۱	لَنْ نَّدْعُوَا۟	لَنْ نَّدْعُوَ	سبحٰن الذی ۱۵ ع۱۲
۱۲	لِشَا۟یْءٍ	لِشَیْءٍ	" ع۱۶
۱۳	لٰکِنَّا۟	لٰکِنَّ	" ع۱۷
۱۴	لَا۟اَذْبَحَنَّہٗ	لَاَذْبَحَنَّہٗ	وقال الذین ع۱۷
۱۵	لَا۟اِلَی الْجَحِیْمِ	لَاِلَی الْجَحِیْمِ	ومالی ع۷
۱۶	لِیَبْلُوَا۟	لِیَبْلُوَ	حٰمٓ ع۵
۱۷	نَبْلُوَا۟	نَبْلُوَ	" ع۵
۱۸	لَا۟اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	قد سمع اللہ ع۵
۱۹	سَلٰسِلَا۟	سَلٰسِلَ	تبارک الذی ع۱۹
۲۰	قَوَارِیْرَا۟	قَوَارِیْرَ	" ع۱۹
۲۱	اَلظُّنُوْنَا۟	اَلظُّنُوْنَ	اتل ما اوحی ع۱۸
۲۲و۲۳	اَلرَّسُوْلَا۟ - اَلسَّبِیْلَا۟	اَلرَّسُوْلَ - اَلسَّبِیْلَ	ومن یقنت ع۵

فصل تیسری ۳

"اختلاف جزری کا شاطبی سے روایت حفص میں"

مد متصل میں توسط کے علاوہ طول اور منفصل میں توسط کے علاوہ قصر بھی ثابت ہے اور جو قصر کے راوی ہیں ان کی روایت سے

Marfat.com

حفص کے لئے لاالہ الا میں مد تعظیمی مان کر توسط بھی کر سکتے ہیں۔ حرف ساکن کے بعد اگر ہمزہ واقع ہو عام ہے کہ دوسرے کلمہ میں ہو یا اسی ایک کلمہ میں اور دوسرے کلمہ میں بھی عام ہے کہ ساکن حرف سے موصول ہو یا مقطوع اور وہ حرف ساکن خواہ لین ہو یا صحیح مگر مدہ نہ ہو ان سب صورتوں میں اس ساکن حرف پر ترک سکتہ اور سکتہ دونوں کر سکتے ہیں جیسے القرآن ومسئولا وقد افلح ومن آمن والارض و الانسان وخلوا الی وبناء ابنی آدم وشئ وسوات وغیرہم چار جگہ جو سکتہ ہے یعنی بل ران ومن راق وعوجا ومرقدنا پر ان میں ترک سکتہ بھی ثابت ہے۔ نون وتنوین کالام درا میں ادغام بلاغنہ اور باغنہ دونوں ثابت ہیں یلہث ذلک اور ارکب معنا میں ادغام کے علاوہ اظہار بھی ثابت ہے ایسے ہی یٰس والقرآن اور ن والقلم میں اظہار کے علاوہ ادغام بھی ثابت ہے یبصط سورۂ بقرہ میں اور بصطہ سورۂ اعراف میں سین کے علاوہ صاد بھی ثابت ہے ایسے ہی المصیطر سورہ غاشیہ میں صاد کے علاوہ سین بھی ثابت ہے اور المصیطرون سورۂ طور میں دونوں طریق سے دونوں ثابت ہیں۔

تمت

کتبہ الاحقر عبد اللہ التھانوی المدرس فی المدرسۃ الرحمانیہ الواقعۃ فی بلدۃ مراد آباد

میں نے اول سے آخر تک اس ضمیمہ کو دیکھا صحیح اور نہایت ہی مفید پایا۔

عبد الرحمٰن عفی عنہ الہ آبادی

Marfat.com

تحفۃ المبتدی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ امّا بعد احقر ابنِ ضیاء محبّ الدین احمد عفی عنہ ساکن قصبہ نارا ضلع الہ آباد کہتا ہے کہ حضرت والدصاحب قبلہ نے جو کچھ اپنے رسالہ ضیاء القرارت میں تحریر فرمایا ہے بعض احباب کے اصرار کی وجہ سے اس کا انتخاب مبتدی کے ضبط کے لئے مختصر بیان کرکے میں نے اس کا نام "تحفۃ المبتدی" رکھا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے آمین وبہ نستعین۔

پہلا سبق : اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بیان میں

ابتدائے قرارت میں استعاذہ اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ ضروری ہے قرارت کا شروع اگر شروع سورت غیر سورہ توبہ سے ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو وصل اور فصل کے اعتبار سے قاری جس طرح چاہے پڑھے اور سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے اور شروع سورت کی بسم اللہ جب آخر سورۃ سے ملائی جائے تو شروع سورت سے بھی ملاکر پڑھی جائے اس صورت میں سورۂ توبہ سے پہلے سکتہ[1] بھی جائز ہے اور درمیان سورت کے شروع قرارت میں صرف استعاذہ ضروری ہے مگر اسم اللہ سے فصل چاہئے اور اگر بسم اللہ بھی پڑھے تو درمیان سورۃ سے وصل نہ کرے۔

---

[1] سکتہ میں صرف آواز بند کرکے تھوڑا ٹھہرنا علاوہ سکتہ بے وصل اور وقف کا پایا جانا ظاہر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

دوسرا سبق

ترتیل کی تعریف اور اس کے اجزاء کے بیان میں

ترتیل کی تعریف تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف ہے اس کے دو جزو ہیں:۔

(۱) تجوید یعنی حرف کو اپنے مخرج اور صفت سے ادا کرنا حرف یعنی وہ آواز جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر اعتماد کرے۔ محقق جزو معین اجزائے حلق لسان شفت اور مقدر جوف اور خیشوم ہے۔ پھر حرف کی دو قسمیں ہیں اصلی اور فرعی۔ اصلی الف سے یا تک انتیس[۲۹] حرف مشہور ہیں اور فرعی ہمزہ مسہلہ الف ممالہ صاد و یا مشممہ۔ حرف غنہ الف ولام مفخمہ وغیرہ ہیں اور صفت یعنی حرف کی وہ حالت سختی نرمی وغیرہ جس سے صحت حرف اور ایک مخرج کے حرفوں میں امتیاز حاصل ہو اس کی دو قسمیں ہیں لازمہ اور عارضہ صفتِ لازمہ دو قسم پر ہے اول متضادہ دوسرے غیر متضادہ۔ اور صفتِ عارضہ بھی دو قسم پر ہے اول جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہو دوسرے جو کسی صفتِ لازمہ کے سبب سے پیدا ہو۔

(۲) معرفتِ وقوف اس میں دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے اول کیفیتِ وقف یہ تین قسم پر ہے اسکان اشمام روم دوسرے محل وقف چونکہ اس کا علم معنی کے جاننے پر موقوف ہے اس وجہ سے اس رسالہ میں[۱] صرف اُن کے رموز بیان کئے جائیں گے۔

فائدہ: اگر بوجہ ختم سانس اضطراراً وقف کیا جائے تو ایسے وقف کو اضطراری کہتے ہیں ورنہ وقف اختیاری کہتے ہیں۔

---

[۱] مفصل بیان معرفۃ الوقوف سے معلوم ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

تیسرا۳ سبق

وقف کے بیان میں

وقف کے معنی ہیں آخر کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز کو توڑ کر ٹھہرنا اور سانس لینا۔ اگر وقف بالاسکان کیا جائے تو حرف موقوف علیہ کو ساکن پڑھے لیکن اگر آخر کلمہ پر دو زبر ہوں تو الف سے اور اگر آخر کلمہ میں گول تا ہو تو ہائے ساکنہ سے بدلا جائے کیونکہ وقف تابع رسم خط کے ہے اور اگر وقف بالاشمام کیا جائے تو موقوف علیہ ساکن کے ضمہ کا ہونٹوں سے اشارہ کرے یہ وقف صرف موقوف علیہ مضموم میں ہوتا ہے اور اگر وقف بالروم کرے تو موقوف علیہ کی کچھ حرکت پڑھے یہ وقف موقوف علیہ مفتوح میں نہ کرنا چاہیے روم اور اشمام حرکت عارضی اور میم جمع اور تا مدوّرہ میں نہیں ہوتا۔ وقف اختیاری میں آیات اور علامات کی اتباع کرے علامت وقف مٓ طٓ جٓ قوی اور باقی[1] ضعیف ہیں اور وقف اضطراری ہر کلمہ کے آخر پر ہو سکتا ہے۔ تنبیہ وسط کلمہ پر وقف نہ کرنا چاہیے نہ وسط کلمہ سے ابتدا اور اعادہ کرنا چاہیے اور دو کلمہ موصولہ حکم میں ایک کلمہ[2] کے ہے اگر غیر علامت وقف پر وقف کیا جائے تو نا واقف کو اعادہ یعنی موقوف علیہ کے ما قبل سے لوٹانا چاہیے۔

سوالات ما سبق

(۱) شروع قرارت اور شروع سورت کے حکم میں کیا فرق ہے؟

(۲) شروع قرارت درمیان سورت کا کیا حکم ہے؟

---

[1] مثل ز ل ص وغیرہ کے جو اکثر کلام پاک میں رموز ہیں ۱۲ [2] مثل بئس ما وغیرہ کے بعض جگہ ایک ہی میں لکھا ہے ایسی صورت میں بئس پر وقف نہ کرنا چاہیے بلکہ لفظ ما کو بھی ملالیں اسی طرح دوسرا کلمہ موصولہ کو ابتدا اور اعادہ جائز نہیں دیکھو معرفۃ الرسوم ۱۲ منہ

Marfat.com

(۳) شروع قراءت شروع سورۃ میں وصل اور فصل کے اعتبار سے وجوہ عقلیہ جائزہ کس قدر ہیں؟

(۴) شروع قراءت درمیان سورۃ میں بسم اللہ پڑھنے کی صورت میں جو وجہ ناجائز ہو، وہ بیان کرو؟

(۵) شروع سورۃ درمیان قراءت کا حکم بیان کرو؟

(۶) شروع سورۃ درمیان قراءت میں کونسی وجہ ناجائز ہے؟

(۷) درمیان قراءت میں سورۃ توبہ شروع کرنے کے طریقے بیان کرو؟

(۸) ترتیل اور تجوید میں کیا فرق ہے؟

(۹) حرف کی تعریف اور تقسیم بیان کرو؟

(۱۰) حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتنے حرف فرعی ہیں؟

(۱۱) وقف میں کن باتوں کا جاننا ضروری ہے؟

(۱۲) جب تاء مدورہ پر دو زبر ہوتے ہیں تو تنوین بحالت وقف الف سے کیوں نہیں بدلی جاتی؟

(۱۳) وقف بالروم اور وقف بالاشمام موقوف علیہ منون اور ہائے ضمیر میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۴) وقف اختیاری کے مواقع بیان کرو؟

(۱۵) وقف اور سکتہ۔ ابتدا اور اعادہ میں کیا فرق ہے؟

چوتھا سبق ۔ مخارج حروف کے بیان میں

(۱) الف اور واؤ اور یٰ مدہ کا مخرج جوف ہے۔ (۲) ب اور م اور واؤ کا مخرج دونوں لب ہیں۔ (۳) ت اور ط اور د مہملہ کا مخرج اوپر کے سامنے والے بڑے دونوں دانتوں کی جڑ اور سرا زبان ہے۔ (۴) ث اور ظ اور ذ کا مخرج انھیں دونوں دانتوں کی نوک اور سرا زبان ہے۔ (۵) ج اور ش اور ی کا مخرج بیچ زبان اور تالو ہے۔ (۶) ح اور ع مہملہ کا مخرج بیچ حلق ہے۔ (۷) خ اور غ کا مخرج آخر حلق منھ کی

Marfat.com

طرف ہے (۸) ر مہملہ کا مخرج پُشت زبان قریب سرا زبان اور تالو ہے (۹) ز اور س اور ص مہملہ کا مخرج سامنے کے دانتوں کا سرا اور سرا زبان ہے۔ (۱۰) ض کا مخرج ڈاڑھ اور کنارہ زبان ہے۔ (۱۱) ف کا مخرج سامنے کے دونوں دانتوں کا کنارہ اور نیچے کا ہونٹ ہے (۱۲) ق کا مخرج جڑ زبان اور تالو ہے۔ (۱۳) ک کا مخرج قاف کے مخرج کے بعد منھ کی طرف کچھ ہٹ کر ہے۔ (۱۴) ل کا مخرج ضاد کے مخرج کے بعد کنارہ زبان اور دانتوں کی جڑ ہے۔ (۱۵) ن کا مخرج نوک زبان اور تالو ہے۔ (۱۶) ہمزہ اور ہ کا مخرج شروع حلق ہے۔ (۱۷) غنہ کا مخرج خیشوم ہے۔

فائدہ: الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے اور ی جب ساکن ماقبل مکسور اور و جب ساکن ماقبل مضموم ہو تو مدہ ہوتے ہیں ورنہ غیر مدہ اور وَ یَ ساکن ماقبل مفتوح کو حرف لین کہتے ہیں۔ اور مخرج پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف متحرک کے بعد ہائے سکتہ یا حرف ساکن کے قبل ہمزہ متحرکہ لگا کر ادا کیا جائے جیسے بَہْ یا اَبْ اگر یہ ادا موافق کتب تجوید ہے تو صحیح ہے ورنہ غلط ہوگا۔ اسی وجہ سے صحیح مخرج کا جاننا ضروری ہے۔

پانچواں سبق۔ صفاتِ لازمہ کے بیان میں

جس صفت لازمہ کے لئے کوئی صفت ضد ہو وہ متضادہ ہے ورنہ غیر متضادہ، اور متضادہ آٹھ ہیں۔

(۱) ہمس یعنی حرف کا اس قدر ضعیف ہونا کہ سانس جاری رہ سکے ایسے حرف کو مہموسہ کہتے ہیں جو فحثہ شخص سکت کے حروف ہیں باقی حروف مجہورہ ہیں۔

Marfat.com

(۲) جہر جو ضد ہمس کی ہے اس کے حرفوں کو مجہورہ کہتے ہیں۔
(۳) **شدۃ** یعنی حرف کا اس درجہ سخت ہونا کہ آواز بند ہوجائے ایسے حرف کو شدیدہ کہتے ہیں جو اجد قط بکت ہیں۔ اور جس کی سختی میں کمی ہے وہ متوسطہ لن عمر ہیں ان دونوں قسموں کے سوا سب حروف رخوہ ہیں۔
(۴) **رخو** ضد شدت کی ہے۔ (۵) **استعلاء** یعنی حرف کے ادا میں جڑ زبان کا اوپر چڑھ جانا ایسے حرف کو مستعلیہ کہتے ہیں جو خص ضغط قظ ہیں باقی سب مستفلہ ہیں
(۶) **استفال** ضد استعلاء کی ہے۔ (۷) **اطباق** یعنی حرف کے ادا میں بیچ زبان کا بھی اٹھ جانا ایسے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں جو ص ض ط ظ ہیں باقی سب منفتحہ ہیں۔ (۸) **انفتاح** ضد اطباق کی ہے۔ (۹) **صفیر** اس کے حرف ز س ص ہیں تیز آواز مثل سیٹی کے نکلے۔ (۱۰) **قلقلہ** اس کے حروف جب ساکن ہوں تو ان میں سخت آواز لوٹتی ہوئی ظاہر ہو اور وہ قطب جد ہیں
(۱۱) **لین** اس کے دونوں حرفوں میں نرمی اور صلاحیت مد کی ہے۔ (۱۲) **تفشی** یعنی اس کے حرف ش کی آواز پھیلی ہوئی نکلے۔ (۱۳) **استطالہ** اس کے حرف ض میں باوجود درازی مخرج بند رنج آواز نکلنے کی وجہ سے کسی قدر درازی ہے
(۱۴) **تکریر** اس کے حرف ر میں قوت مکرر ہونے کی ہے مگر مکرر پڑھنا غلط ہے
(۱۵) **انحراف** اس کے حروف ل اور ر میں ہر ایک کی آواز اپنے مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے مگر یہ حد سے تجاوز نہ کرے ورنہ ایک دوسرے سے بدل جائے گا چنانچہ بعض سے یہ غلطی ہو جاتی ہے۔
تنبیہ: ہر حرف میں کم سے کم چار صفتیں ضرور پائی جائیں گی۔ پڑھنے والے کو

Marfat.com

چاہیئے کہ غور کرکے ہر ہر حرف کے جس قدر صفات ہوں سمجھ کر ان کے ادا کرنے کی کوشش کرے تاکہ تجوید کامل ہو۔ **فائدہ:** جس طرح مخارج حروف صفات پر رتبۃً مقدم ہیں اسی طرح صفات عارضہ لازمہ سے موخر ہیں۔ لہذا بعد بیان لازمہ کے اب صفاتِ عارضہ بیان کئے جائیں گے۔

چھٹا سبق ۔ حروف کے باریک اور پُر کے بیان میں

الف پُر اور باریک پڑھے جانے میں اپنے ماقبل کا تابع ہے۔ لؔ صرف لفظ اللہ کا پُر ہوگا جب کہ زبر یا پیش کے بعد ہو۔ رؔ کو پُر پڑھنا چاہیئے مگر جب راء مکسور ہو یا راء ساکن کے قبل یٓ ساکنہ یا کسرہ اصلیہ متصلہ ہو اور اس راء کے بعد کوئی حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو تو باریک ہوگی لیکن کُلُّ فِرْقٍ میں باریک بھی ثابت ہے اور راء مشدّدہ مثل مخففہ[1] کے ہے اور راء موقوفہ حکم میں راءِ ساکنہ کے ہے مگر راء مرامہ[2] حکم میں راء متحرکہ کے اور راء ممالہ حکم میں راء مکسورہ کے ہے حروفِ مستعلیہ مطلقاً پُر اور بقیہ حروف مطلقاً باریک پڑھے جاتے ہیں۔

سوالات ماسبق

(۱) مخرج کی تعریف اور تقسیم بیان کرو؟

(۲) مخرج محقق کسے کہتے ہیں؟

(۳) حلق اور شفت میں کتنے مخرج ہیں؟

(۴) ظاء، اور زاء، ذال کا مخرج بیان کرو؟

---

[1] یعنی راء مشدّدہ موقوفہ راء ساکنہ کے حکم میں ہے اور راء مشدّدہ بحالت وصل راء متحرکہ کے حکم میں ہے لفظ مخففہ سے دونوں کا حکم ظاہر ہے ۱۲ منہ۔ [2] یعنی جس راء پر وقف بالروم کیا جائے وہ بوجہ قلیل حرکت ظاہر ہونے کے راء متحرکہ کے حکم میں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

(۵) حرف متحرک کے مخرج معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۶) صفت کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۷) ہمس جہر وغیرہ صفت کی قسمیں ہیں یا خود صفت ہیں؟

(۸) مہموسہ، رخوہ، مجہورہ شدیدہ کا فرق بیان کرو؟

(۹) حرف زار کے صفات بیان کرو اس میں سختی کیوں پائی جاتی ہے؟

(۱۰) صفتِ عارضہ جو کسی صفت لازمہ کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں کس قدر ہیں؟

(۱۱) الف لام رار میں کونسی صفت عارضہ پائی جاتی ہے؟

(۱۲) رار مشددہ موقوفہ کا حکم بیان کرو؟

(۱۳) خصَّ ضغطٍ قظٍ کے حرفوں میں کوئی صفت عارضہ بھی پائی جاتی ہے یا نہیں؟

(۱۴) فِرْقَۃٍ میں صفت عارضہ کی کونسی قسم پائی جاتی ہے؟

(۱۵) رار ساکنہ سے پہلے کسرہ ہو تو کن کن صورتوں میں رار پُر ہوگی؟

ساتواں سبق۔ مد کی تعریف اور تقسیم کے بیان میں

مد یعنی حرف مد اور حرف لین کی مقدار روایت کے موافق مقدار اصلی سے زیادہ کرنا بشرط ملنے ہمزہ یا سکون کے اس کو مد فرعی کہتے ہیں پس اگر حرف مد کے بعد ہمزہ ہو تو اس کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ (۱) **متصل** جب کہ ہمزہ سے پہلے حرف مد ایک ہی کلمہ میں ہو۔ (۲) **منفصل** جب کہ ہمزہ سے پہلے حرف مد دوسرے کلمہ میں ہو اور اگر حرف مد کے بعد سکون ہو تو اس کی بھی ۲ دو قسمیں ہیں (۱) **مد عارض** جبکہ حرفِ مد کے بعد سکون عارضی ہو۔ (۲) **مد لازم** جب کہ حرف مد کے بعد سکون لازمی ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) **لازم مثقّل** جب کہ حرفِ

Marfat.com

مد کے بعد ساکن مشدّد ہو۔ (۲) لازم مخفف جبکہ حرف مد کے بعد ساکن مخفف ہو پھر مثقل یا مخفف اگر حروف مقطعات میں ہوں تو لازم مثقل یا مخفف حرفی ہوں گے ورنہ مثقل یا مخفف کلمی ہوں گے۔ فائدہ: اگر سکون لازمی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین لازم کہتے ہیں اور اگر سکون عارضی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین عارض کہتے ہیں۔

آٹھواں سبق — مقدار مد کے بیان میں

حرف مد ضعیف کے بعد ہمزہ یا سکون کی وجہ سے ثقل ہوتا ہے اس وجہ سے مد کیا جاتا ہے پھر اثقل میں طول اور ثقیل میں توسط ہوتا ہے۔ مد متصل اور منفصل میں بروایت حفص صرف توسط ہے اس کی مقدار دو یا ڈھائی یا چار الف ہے لیکن جب مد متصل میں ہمزہ بوجہ وقف ساکن ہو تو طول بھی جائز ہے اس کی مقدار تین یا پانچ الف ہے مگر قصر جائز نہیں تاکہ مد متصل میں ترکِ مد نہ لازم آئے اور اگر اس کلمہ پر وقف کیا جائے جس میں مد منفصل ہے تو صرف قصر ہوگا اور قصر کی مقدار طبعی ایک الف ہے اور مد لازم میں صرف طول ہے اور مد عارض میں طول توسط قصر تینوں جائز ہیں اور اس توسط کی مقدار دو یا تین الف ہے اس میں قصر سے مد اولیٰ ہے کیونکہ شرط مد سکون کی وجہ سے اولیٰ پورا مد طول ہے اور سکون عارضی ضعیف کی وجہ سے ناقص مد توسط بہتر ہے اور عارضی غیر معتبر کی وجہ سے مد فرعی نہ کرنا یعنی قصر جائز ہے۔ فائدہ ۹: حروف مد زبانی شدیدہ آتی اور ضاد قریب زبانی ہیں اور چونکہ بقیہ حروف قریب آتی

Marfat.com

ہیں اس لئے مدہ کے قصر سے حرف لین کا قصر کم ہوگا۔ تنبیھ باعتبار لوجہ اور مقدار کے ایک قسم کے مدون میں مساوات ہونا چاہیئے اور چند قسم کے مدون میں قوی پر ضعیف کو ترجیح نہ دینا چاہیئے اور طرق[1] میں کہیں خلط نہ کرنا چاہیئے۔ فائدہ: الم جب لفظ اللہ سے ملاکر پڑھا جائے تو ہمزۂ وصل گراکر میم کو مفتوح پڑھنا چاہیئے لیکن اس وقت بسبب حرکت عارضی کے قصر بھی جائز ہے۔ فائدہ: مدلین خواہ لازم ہو یا عارض دونوں[2] میں طول توسط قصر جائز ہے۔

نواں سبق — اظہار کے بیان میں

اظہار یعنی حرف کو اپنے اصلی مخرج اور جملہ صفاتِ لازمہ سے ادا کرنا، ہر حرف کو ہر حالت میں اظہار ہی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے مگر جب اظہار میں کوئی ثقل ہو تو یہ ثقل مثل ادغام، اخفا، اقلاب وغیرہ سے جس طرح ممکن ہوتا ہے موافق روایت کے رفع کیا جاتا ہے لیکن اظہار کا اطلاق انہی قواعد ثلثہ کے مقابل میں ہوتا ہے جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلقی یا میم ساکن کے بعد علاوہ میم اور بار کے کوئی حرف آئے یا لام تعریف کے بعد حرف قمریہ ابغ

---

[1] حفص کے ۲ طریق ہیں ایک علامہ شاطبیؒ دوسرے علامہ جزریؒ۔ پس التزام طریق کی صورت میں دونوں طریق کو خلط نہ کرنا چاہیئے مثلاً بطریق جزریؒ مدمتصل میں طول اور مدمنفصل میں قصر ہے تو طریق شاطبی سے پڑھنے والے کو ایسا نہ کرنا چاہیئے بلکہ دونوں میں توسط کرنا چاہیئے کیونکہ خلط فی الطرق قراء کے نزدیک جائز نہیں ۱۲ منہ۔

[2] مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لین لازم میں قصر سے مد اور توسط سے طول اولیٰ لین عارض میں مد سے قصر اور طول سے توسط اولیٰ ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

حجک وخفت عقیمہ میں سے کوئی حرف آئے تو ان تینوں حرفوں میں اظہار ہوگا۔ تنبیہ نون ساکن اور تنوین کے رسم اور اسم میں فرق ہے لیکن ادا میں حقیقۃً یہ بھی نون ساکن ہے اسی وجہ سے بحالتِ وصل دونوں کا ایک حکم ہے فائدہ: نون ساکن کے بعد کا حرف باعتبار مخرج کے ابعد ہو تو اظہار ہوتا ہے اور اقرب ہو تو ادغام ہوتا ہے ورنہ اخفا ہوتا ہے۔ فائدہ ماسوا حروف قمریہ کے سب حروف شمسیہ ہیں۔

دسواں سبق — ادغام کے بیان میں

ادغام یعنی حرف ساکن کو متحرک میں ملا کر مشدّد پڑھنا پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ ادغام میں مدغم عین مدغم فیہ ہو تو ادغام تام ہے ورنہ ناقص اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی حرف ہو تو ادغام مثلین بطور قاعدہ کلیہ کے ہوگا اور اگر دونوں کا مخرج ایک ہو تو ادغام متجانسین چند حروف مخصوص یعنی (تار) کا د یا ط میں اور (ثار) کا ذ میں اور (ذال) کا ظ میں اور (با) کا م میں اور دال کا ت و (طا) کا ت میں ہوگا متجانسین میں صرف (طا) کا ت میں ادغام ناقص ہے اور اگر مدغم مدغم فیہ قریب المخرج ہوں تو ادغام متقاربین بھی چند حروف مخصوص یعنی (لام) کا ر میں اور (لام تعریف) کا علاوہ لام کے حروف شمسیہ میں اور (نون) کا یرملون میں ہوگا اور متقاربین میں صرف (نون) کا و ی میں اور (قاف) کا ک میں ادغام ناقص ہے لیکن قاف کا کاف میں ادغام تام اولیٰ ہے۔ فائدہ: بعض نے نون اور میم کے مثلین میں

Marfat.com

اور (نون) کا مدغم بھی ادغام ناقص کہا ہے ۔

گیارہواں سبق ۔ اخفاء کے بیان میں

اخفاء یعنی نون ساکن اپنے مخرج سے ادا نہ ہو اور نہ تشدید سنائی دے بلکہ صرف غنہ ادا کرنا چاہیئے جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف حلقی اور حروف یرملون کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اخفا کرنا چاہیئے ۔ لیکن قبل بآء کے نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کرنا چاہیئے اور جب میم ساکن کے بعد بآء آئے تو اظہار سے اخفاء کرنا بہتر ہے لیکن میم کا اخفا اس طرح کیا جائے کہ میم اپنے مخرج سے ضعیف ادا ہو ۔ تنبیہ اخفا اور اقلاب کرتے وقت غنہ ضرور ظاہر کرنا چاہیئے اس کی مقدار ایک الف ہے ۔

بارہواں سبق ۔ غُنّہ کے بیان میں

غنہ حقیقت میں تو نونّ اور میمّ کی صفت ذاتی ہے جو اُن کے ساتھ ہی ادا ہو جاتی ہے لیکن جب یہ دونوں حرف خود اخفا اور ادغام ناقص کی حالت میں اپنے مخرج سے خود ادا نہیں ہوتے تو ان کا غنہ حرفِ فرعی ہو جاتا ہے ۔ اس وقت یہ غنّہ اپنے مخرج خیشوم سے کامل بقدر ایک الف ادا ہونا چاہیئے مثل غنہ نون اور میم مشدّد کے ۔ تنبیہ نون اور میم کے علاوہ کسی حرف میں غنہ جائز نہیں ۔ حروف مد جب ان کے ماقبل یا بعد آتے ہیں تو یہ غلطی اکثر ہو جاتی ہے ۔

Marfat.com

سوالات ما سبق

(۱) مد صفاتِ عارضہ کی کونسی قسم ہے ؟

(۲) مد کے شرائط اور قسمیں بیان کرو ؟

(۳) حرفِ مد اور حرفِ لین کے قصر میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۴) تجوید اور اظہار میں کیا فرق ہے ؟

(۵) جس مد میں توسط اور جس مد میں قصر نا جائز ہے اُن مدوں کا نام بتاؤ ؟

(۶) مد متصل میں کبھی طول بھی ہو سکتا ہے یا نہیں اس کے اور مد عارض کے توسط میں کیا فرق ہے ؟

(۷) اظہار کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا ؟

(۸) ادغام کی تعریف اور شرط نیز قسمیں بیان کرو ؟

(۹) اخفا اور ادغام ناقص اقلاب اور اخفا میں کیا فرق ہے ؟

(۱۰) نون اور میم کے اخفا میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۱۱) لام تعریف کا حروف شمسیہ میں کونسا ادغام ہے ؟

(۱۲) فی یوم اور قالوا وھم میں یاء اور واو مثلین ہیں یا نہیں دونوں صورتوں میں ادغام کیوں نہیں ہوتا ہے -

(۱۳) غنہ حرف فرعی کب ہوتا ہے اس کے مواقعات بیان کرو ؟

(۱۴) غنہ کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا ؟

(۱۵) صفات عارضہ کی ادا تجوید میں داخل ہے یا تجوید سے خارج ؟

Marfat.com

آخری سبق ــ قرارت کے بیان میں

قرارت یعنی قرآن شریف مع رعایت تجوید اوراوقاف کے پڑھنا اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ترتیل یعنی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اس کو تحقیق بھی کہتے ہیں لیکن حرکت اور مد میں حد سے زائد زیادتی نہ ہونے پائے اس غلطی کو تطویل کہتے ہیں اور مدون اور حرکتوں میں آواز مثل حالت لرزہ کے نہ ہونا چاہئے اس کو ترعید کہتے ہیں (۲) حدر یعنی بہت تیز پڑھنا اگر پڑھنے میں اس قدر تیزی ہوئی کہ حرف یا حرکت صاف سمجھ میں نہ آئے تو اس کو تعجیل کہتے ہیں۔ (۳) تدویر یعنی بین التحقیق والحدر پڑھنا۔ بہر حال قرآن پاک نہایت لطافت سے بے تکلف پڑھنا چاہئے۔ چہرہ بنانا یا بگاڑنا کہ دیکھ کر نفرت ہو ٹھیک نہیں جب کلام اللہ پڑھے تو یہ خیال رہے کہ میں دوجہاں کے بادشاہ سے ہمکلام ہوں۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامدًا ومصلیًا ومسلمًا۔ امابعد آج یوم دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۴۳ھ کو میں نے رسالہ تحفۃ المبتدی کو اول سے آخر تک دیکھا جو واقعی مبتدی فن تجوید کے لئے تحفہ ہے کہ اس میں تجوید کے ضروری مسائل اکثر ہیں مگر نہایت معتبر اور مختصر ہیں گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے جس کو یاد کرنا آسان ہے پھر عنوان بیان اس درجہ آسان کہ مبتدی کو اس کا سمجھنا اور سمجھانا ایک معمولی بات ہے اللہ پاک اس کو نافع فرمائیں اور اس کے مولف کو دارین میں جزائے خیر دیں اور ہمیشہ فائز المرام رکھیں آمین

کتبہ ضیاء الدین احمد غفرلہ الہ آبادی

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ برائے لوحِ مزار حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ

(از پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب)

روضۂ کنز المعانی ، حفص التجوید والقراءات

۱۲۹۰ھ — ۱۳۷۱ھ

حجت القراء مولانا مولوی حافظ

۱۹۵۲ء

قاری ضیاء الدین احمد صاحب + انار اللہ برہانہ

۱۳۷۱ھ + ۵۸۱

ضیاء الدین احمد بحرِ الطاف[1] — کز و دین پاک وجہ و پُر ضیا گشت

۱۲۹۰ھ — ۱۸۷۳ء

بہ تجوید و قراءت فوزِ عالم — بہ ورع و یاد فخرِ اولیا گشت

۱۳۷۱ھ — ۱۹۵۲ء

ادب آموز ز و حفاظ و قرّاء — سر نوانس و جنّ[2] را منفترا گشت

۱۳۷۱ھ — ۱۹۵۲ء

بہ طبعِ جیّدہ شمس الضحیٰ بود — بہ ذہنِ قامعہ بدر الدجیٰ گشت

۱۳۷۱ھ — ۱۹۵۲ء

زموت العالِم آں حق موتِ عالَم — مطہّر دینِ کامل بے ضیا گشت

۱۳۷۱ھ — ۱۹۵۲ء

[1] اس شعر میں حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کی تاریخ ولادت ہے۔ [2] حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کے بعض شاگرد جن بھی تھے۔

Marfat.com

مطبوعہ خواجہ پرنٹرز اینڈ پبلیشرز۔ کراچی
ٹیلیفون نمبر 6684363, 626776

Marfat.com